Postal Reg.No:PB-0258/2002

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 51 شمارہ 12

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

5 محرم 1423 ہجری 20 امان 1381 ہش 20 مارچ 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 16 مارچ 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور پرنور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت 'العزیز' کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبرِ دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہوں

اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام کی 1908 میں ہندوؤں اور مسلمانوں کو معاہدہ امن کی طرف دعوت

اے عزیزو! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے۔ وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں۔ اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نبی یا پیشوا کی ہتک سنکر کس کو جوش نہیں آتا۔ خاصکر مسلمان ایک ایسی قوم ہے کہ وہ اگرچہ اپنے نبی کو خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں بناتی مگر آنجنابؐ کو ان تمام برگزیدہ انسانوں سے بزرگ تر جانتے ہیں کہ جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ پس ایک سچے مسلمان سے صلح کرنا کسی حالت میں بجز اس صورت کے ممکن نہیں کہ ان کے پاک نبی کی نسبت جب گفتگو ہو تو بجز تعظیم اور پاک الفاظ کے یاد نہ کیا جائے۔

اور ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے۔ بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزیں ہو گئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا اور اگر کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ ہوتا اور ہلاک کیا جاتا ہے۔

اسی بناء پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں ...... اور چونکہ وید پر ہزارہا برس گزر گئے ہیں اس لئے ممکن ہے کہ مختلف زمانوں میں بعض وید کے بھاشکاروں نے کئی قسم کی کمی بیشی کی ہوگی۔ پس ہمارے لئے وید کی سچائی کی یہ ہی ایک دلیل کافی ہے کہ آریہ ورت کے کئی کروڑ آدمی ہزارہا برسوں سے اس کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور ممکن نہیں کہ یہ عزت کسی ایسے کلام کو دی جائے جو کسی مفتری کا کلام ہے۔

اور پھر جب ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں کی غلطیاں سمجھتے ہیں تو پھر قرآن شریف جو اول سے آخر تک توحید سے بھرا ہوا ہے اور کسی جگہ اس میں سورج اور چاند وغیرہ کی پرستش کی تعلیم نہیں بلکہ صاف لفظوں میں فرمایا ہے لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ (حٰمٓ سجدہ) یعنی نہ سورج کی پرستش کرو اور نہ چاند کی اور نہ کسی اور مخلوق کی اور اس کی پرستش کرو جس نے تمہیں پیدا کیا علاوہ اس کے قرآن شریف خدا کے قدیم نشانوں اور تازہ نشانوں کی گواہی اپنے ساتھ رکھتا ہے اور خدا کا وجود دکھلانے کے لئے ایک آئینہ ہے کیوں وحشیانہ طور سے اس پر حملے کئے جائیں اور کیوں وہ معاملہ ہم سے نہیں کیا جاتا جو ہم آریہ صاحبوں سے کرتے ہیں اور کیوں دشمنی اور عداوت کا تخم ملک میں بویا جاتا ہے۔ کیا امید کی جاتی ہے کہ اس کا نتیجہ اچھا ہوگا۔ کیا یہ نیک معاملہ ہے کہ ایک شخص جو پھول دیتا ہے اس پر پتھر پھینکا جائے اور جو دودھ پیش کرتا ہے اس پر پیشاب گرایا جائے۔

اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر تیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے۔ اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے اور اگر ایسا نہ کریں گو تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی ہندو صاحبوں کی خدمت میں ادا کریں گے۔ اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں اور آئندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کریں گے جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی احمدی سلسلہ کے پیش رو کی خدمت میں پیش کریں گے ...... اور جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں دراصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں ہیں جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہے۔ اس لئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ابھی تو وہ لوگ مجھے بھی کافر اور دجال قرار دیتے ہیں لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ جب ہندو صاحبان میرے ساتھ ایسا معاہدہ کر لیں گے تو یہ لوگ بھی ہرگز ایسی بیجا حرکت کے مرتکب نہیں ہوں گے کہ ایسی مہذب قوم کی کتاب اور رشیوں کو برے الفاظ سے یاد کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دلائیں۔ ایسی گالیاں تو درحقیقت انہیں لوگوں کی طرف منسوب کی جائیں گی جو اس حرکت کے مرتکب ہوں گے اور چونکہ ایسی حرکت حیا اور شرافت کے برخلاف ہے اسلئے میں امید نہیں رکھتا کہ اس معاہدہ کے بعد وہ لوگ اپنی زبان کھولیں۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ معاہدہ کی تحریر کو پختہ کرنے کے لئے دونوں فریق کے دس دس ہزار سمجھدار لوگوں کے اس پر دستخط ہوں۔

(روحانی خزائن جلد 23 پیغام صلح صفحہ 452 تا 456).

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

امن وسلامتی کے قیام کے لئے

شہزادۂ امن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لامثال کوششیں

(قسط-3)

جماعت احمدیہ کے علاوہ مسلمان کہلانے والے اسلام کی پرامن تعلیم سے نہ صرف کوسوں دور ہیں بلکہ اسلام کے حسین چہرے پر انہوں نے ایسے بدنما داغ لگادئے ہیں جس سے غیروں کو برملا یہ کہنے کا موقع ملا ہے کہ اسلام ایک خونی مذہب ہے اور یہ کہ اسلام کو اپنی اشاعت کے لئے تلوار کے استعمال کی ضرورت ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

چنانچہ خونی مہدی کی آمد کا عقیدہ اور اس کا اپنی آمد کے بعد اسلام کو تلوار کے زور سے پھیلانا یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس سے دیگر مذاہب کے ماننے والے اسلام سے سخت متنفر اور بیزار ہوئے اور اس عقیدے سے تبلیغ اسلام کی راہ میں زبردست رکاوٹیں کھڑی ہوگئیں۔

سنئے خونی مہدی کی آمد کے متعلق کیا فرماتے ہیں علماء دین! حجج الکرامہ میں لکھا ہے۔

مہدی کے متعلق اہل حدیث کا عقیدہ یہ ہے کہ جب امام مہدی ظاہر ہوگا تو وہ بہت سے عیسائیوں کو قتل کرے گا جو ان میں سے باقی رہ جائیں گے ان کو حکومت اور بادشاہت کا حوصلہ نہ رہے گا اور ریاست کی بو ان کے دماغ سے نکل جائے گی اور ذلیل ہوکر بھاگ جائیں گے۔

پھر حجج الکرامہ کے صفحہ 374 میں لکھا ہے:-

اس فتح کے بعد مہدی ہندوستان پر چڑھائی کرے گا ہندوستان کے بادشاہ کو گردن میں طوق ڈال کر اس کے سامنے حاضر کیا جائے گا اور تمام خزانے اور بینک گورنمنٹ کے لوٹ لیں گے۔

اسی طرح حجج الکرامہ کے صفحہ 424 پر لکھا ہے:-

عیسیٰ بھی مہدی کی طرح تلوار سے اسلام پھیلائے گا۔ دو ہی باتیں ہوں گی یا قتل یا اسلام۔

کتاب 'احوال الآخرۃ' میں لکھا ہے:-

جو عیسائی ایمان نہیں لائیں گے سب قتل کردئے جائیں گے۔ (بحوالہ حقیقۃ المہدی)

اس باطل عقیدہ کو پاش پاش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص اس وقت دین کے لئے لڑائی کرتا ہے یا کسی لڑنے والے کی تائید کرتا ہے یا ظاہر یا پوشیدہ طور پر ایسا مشورہ دیتا ہے یا دل میں ایسی آرزوئیں رکھتا ہے وہ خدا اور رسول کا نافرمان ہے'' (حقیقۃ المہدی صفحہ ۴)

نیز فرمایا:-

''اے مسلمانو! اپنے دین کی ہمدردی تو اختیار کرو مگر سچی ہمدردی۔ کیا اس معقولیت کے زمانہ میں دین کے لئے یہ بہتر ہے کہ ہم تلوار سے لوگوں کو مسلمان کرنا چاہیں ...... خدا سے ڈرو اور یہ بے ہودہ الزام دین اسلام پر مت لگاؤ ...... معاذ اللہ ہرگز قرآن شریف کی یہ تعلیم نہیں ہے اور نہ کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کوئی خونی مہدی یا خونی مسیح آئے گا جو جبراً مسلمان کرے گا اور انسانوں کو قتل کرنا اس کا کام ہوگا'' (تریاق القلوب صفحہ 28)

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن وسنت کی روشنی میں مسلمانوں کے سامنے جب یہ عقیدہ رکھا کہ کسی خونی مہدی کا آنا مذہب اسلام کے خلاف ہے اور یہ کہ اسلام کو پھیلانے کے لئے کسی تیر و تلوار اور بندوق و توپ کی ضرورت نہیں کیونکہ اسلام مذہب کو پھیلانے کیلئے انسانی خون کو بہانے کا سخت مخالف ہے تو مخالف مولویوں اور کٹر ملاؤں نے اس شہزادۂ امن وانسانیت کو نعوذ باللہ کافر، بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

''افسوس کہ جس وقت سے میں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ خبر سنائی ہے کہ کوئی خونی مہدی یا خونی مسیح دنیا میں آنے والا نہیں ہے بلکہ ایک شخص صلح کاری کے ساتھ آنے والا تھا جو میں ہوں اس وقت سے یہ نادان مولوی مجھ سے بغض رکھتے ہیں اور مجھ کو کافر اور دین سے خارج ٹھہراتے ہیں عجیب بات ہے کہ یہ لوگ بنی نوع کی خونریزی سے خوش ہوتے ہیں مگر یہ قرآنی تعلیم نہیں ہے'' (تحفہ قیصریہ صفحہ 13 اور 14)

معزز قارئین! یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ کے علاوہ دیگر فرقہ ہائے اسلامیہ کے نزدیک اسلام کے پھیلانے کا واحد ذریعہ تلوار ہی تھی گو ان کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی بیش قیمت نصائح کفار مکہ پر اثر نہ کرسکیں تب نعوذ باللہ من ذلک مجبور ہوکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار ہاتھ میں لینا پڑی اور یہی فلسفہ ہے ان کے نزدیک اسلامی جہاد کا۔

چنانچہ اس بارہ میں جماعت اسلامی کے لیڈر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کا ایک حوالہ ان کی کتاب ''الجہاد فی الاسلام'' سے پیش ہے۔ موصوف رقمطراز ہیں:-

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 13 برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے وعظ وتلقین کا جو مؤثر سے مؤثر انداز ہوسکتا تھا اسے اختیار کیا۔ مضبوط دلائل دئے واضح حجتیں پیش کیں فصاحت و بلاغت اور زور خطابت سے دلوں کو گرمایا اللہ کی جانب سے محیر العقول معجزے دکھائے اپنے اخلاق اور پاک زندگی سے نیکی کا بہترین نمونہ پیش کیا اور کوئی ذریعہ ایسا نہ چھوڑا جو حق کے اظہار و اثبات کیلئے مفید ہوسکتا تھا لیکن آپ کی قوم نے آفتاب کی طرح آپ کی صداقت کے روشن ہوجانے کے باوجود آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کردیا...... لیکن جب وعظ وتلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی ... تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی وشرارت کا زنگ چھوٹنے لگا طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے روحوں کی کثافت دور ہوگئیں اور صرف یہی نہیں کہ آنکھوں سے پردہ ہٹ کر حق کا نور صاف عیاں ہوگیا بلکہ گردنوں میں وہ سختی اور سروں میں وہ نخوت بھی باقی نہ رہی جو ظہور حق کے بعد انسان کو اس کے آگے جھکنے سے باز رکھتی ہے''

اسی طرح لکھتے ہیں:-

''عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اس سرعت سے قبول کیا کہ ایک صدی کے اندر دو تہائی دنیا مسلمان ہوگئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کردیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے''

مولانا مودودی صاحب کا مذکورہ اقتباس اگر ان کے نام اور کتاب کے حوالہ کے بغیر پڑھا جائے تو صاف معلوم ہوگا کہ یہ اقتباس کسی اسلام دشمن یہودی کی کتاب کا تو ہوسکتا ہے، کسی عیسائی کی کتاب کا تو ہوسکتا ہے لیکن کسی مخلص مسلمان کا نہیں اور وہ بھی ایسا مسلمان جو ایک طرف ''راہنما'' ہونے کے دعویدار کے علاوہ ''مزاج شناس رسول'' ہونے کا مدعی بھی ہے۔

چنانچہ سٹنے ڈوزی لکھتا ہے:-

''محمد کے جرنیل ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن لے کر تلقین کرتے تھے''

منتھم کا دعویٰ ہے کہ جرنیلوں کا کیا سوال خود

''آپ ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن لے کر مختلف اقوام کے پاس جاتے تھے''

پس وہ پتھر جو اسلام کے حسین چہرے پر غیروں نے پھینکے ہیں وہی پتھر آج ان لوگوں کی طرف سے بھی پڑے جو خود کو مسلم راہنما اور اسلام کے ٹھیکیدار بتاتے ہیں۔

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

''ان سب دشمنان اسلام کی آواز کو سنئے اور پھر مولانا مودودی کی مندرجہ بالا عبارات کا مطالعہ کیجئے کیا یہ بعینہ وہی الزام نہیں جو اس سے پہلے بیسیوں دشمنان اسلام نے رسول معصوم کی ذات پر لگایا تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک اور اس سے بھی زیادہ آپ کی قوت قدسیہ پر حملہ کرنے والا آپ دشمنان اسلام کی عبارتیں پڑھ کر دیکھ لیجئے کہیں بھی آپ کو آنحضرت کی قوت قدسیہ کی مزعومہ کمزوری اور معجزات کی ناطاقتی کا ایسا ہولناک نقشہ نظر نہیں آئے گا جیسا کہ مولانا مودودی نے کھینچا ہے۔ یعنی آپ کی مسلسل تیرہ سال کی دعوت اسلام تو دلوں کو فتح کرنے سے قاصر رہی مگر تلوار اور جبروت نے دلوں کو فتح کرلیا وعظ وتلقین کے مؤثر سے مؤثر انداز تو صحرائی ہواؤں کی نذر ہوگئے مگر نیزوں کی انی نے دلوں کی گہرائی تک اسلام پہنچادیا آپ کے ''مضبوط دلائل'' تو عقل انسانی میں جاگزیں نہ ہوسکے مگر گرزوں کی مار خودوں کو توڑ کر ان کی عقلوں کو قائل کرگئی واضح بحثیں ان کی قوت استدلال کو متاثر نہ کرسکیں مگر گھوڑوں کی ٹاپوں نے ان کو اسلام کی صداقتوں کے تمام راز سمجھادئے فصاحت و بلاغت بے کار گئی اور زور خطابت دلوں کو اس درجہ گرمانہ سکا کہ اسلام کا نور ان کے دلوں میں چمک اٹھتا حتی کہ خود عرش کے خدا کی طرف سے ظاہر ہونے والے محیر العقول معجزے بھی خائب و خاسر رہے اور ایک ادنیٰ سی پاک تبدیلی بھی پیدا نہ کرسکے ...... ''جب داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی'' ...... انا للہ وانا الیہ راجعون کس قدر مضحکہ خیز ہے یہ تصور اور کیسے تحقیر آمیز الفاظ ہیں جن کو پڑھ کر رونا آتا ہے کہ ایک اسلامی راہنما کے قلم سے نکلے ہیں جو رسول کی محبت کا دعویدار ہے''

(مذہب کے نام پر خون صفحہ 30)

لیکن آج سے ٹھیک سو سال قبل ایک عاشق اسلام عاشق رسول اور عاشق قرآن حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مذہبی دنیا میں شہزادۂ امن وسلامتی بنکر اسلام کی حسین تعلیم کو دنیا کے سامنے

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ کے ہاں سے رزق طلب کرو۔ اگر انسان کے اندر یہ ایمان پیدا ہو جائے تو انسان بہت سے گناہوں سے بچ سکتا ہے کیونکہ رزق کی حرص سے ہی بہت سے گناہ پیدا ہوتے ہیں

کوئی جان اس وقت تک مر نہیں سکتی جب تک کہ اس کا پورا رزق اسے نہ مل جائے ۔ حلال کو لے لو اور حرام کے قریب نہ جاؤ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۵؍ جنوری ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۵؍ صلح ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

یہ جو رزّاق اور رازق کا خطبات کا سلسلہ چل رہا تھا آج یہ اس کی آخری کڑی ہے اور قرآن کریم میں جہاں جہاں صفت رَزّاق یا رَازقیّت کے متعلق ذکر ہے وہ مَیں نے لے لیا ہے۔ اور کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات بھی ہیں جو غیر معمولی شان کے ساتھ پورے ہوئے اور خدا تعالیٰ نے پہلے سے آپ کو اس رزق کی خبر دے دی تھی جو آسمان سے نازل ہونا تھا۔

پہلی آیت سورۃ العنکبوت کی ہے: ﴿اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا. اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَاللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (العنکبوت:۱۸)۔ یقیناً وہ لوگ جن کی تم اللہ کی بجائے عبادت کرتے ہو تمہارے لئے کسی رزق کی ملکیت نہیں رکھتے۔ پس اللہ کے حضور ہی رزق چاہو اور اُس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔ اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

اس آیت کے تعلق میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "﴿فَابْتَغُوْا عِنْدَاللّٰهِ الرِّزْقَ﴾ یہ ایمان پیدا ہو تو انسان بہت سے گناہوں سے بچ جائے گا"۔ (حقائق الفرقان جلد ۳ صفحہ ۳۳۳) کیونکہ رزق کی حرص سے ہی بہت سے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔ اگر یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی رزق عطا فرماتا ہے تو پھر بہت سے گناہوں سے بھی انسان بچ سکتا ہے۔

اب سورۃ الروم کی اکتالیسویں آیت ہے ﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ .هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ .سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق عطا کیا پھر وہ تمہیں مارے گا اور وہی تمہیں پھر زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے شرکاء میں سے بھی کوئی ہے جو ان باتوں میں سے کچھ کرتا ہو۔ وہ بہت پاک ہے اور بہت بلند ہے اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی بھی کسی تکلیف دہ بات کو سن کر صبر کرنے والا نہیں۔ وہ اللہ کا شریک بناتے ہیں اور اُس کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ انہیں رزق دیئے جاتا ہے اور عافیت دیئے جاتا اور عطا کئے جاتا ہے۔ (مسلم. کتاب صفۃالقیامۃ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام 'ازالہ اوہام' میں لکھتے ہیں:-

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنا قانون قدرت یہ بتلاتا ہے کہ انسان کی زندگی میں صرف چار واقعات ہیں پہلے وہ پیدا کیا جاتا ہے پھر تکمیل اور تربیت کے لئے روحانی اور جسمانی طور پر رزقِ مقسوم اسے ملتا ہے۔ پھر اس پر موت وارد ہوتی ہے پھر وہ زندہ کیا جاتا ہے"۔

(ازالہ اوہام ، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۴۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ویدوں کے متعلق لکھتے ہیں:

"وید خدا تعالیٰ کے رازق اور منعم اور رحمٰن ہونے سے بھی انکاری ہے کیونکہ ہر ایک نعمت جو انسان کو ملتی ہے اُن سب نعمتوں کو وید انسانوں کے لئے اُنہیں کے اعمال کا نتیجہ قرار دیتا ہے اور خدا کے فضل اور انعام اور رحمت کا کچھ ذکر نہیں کرتا۔ پس جب کہ ہر ایک نعمت انسانوں کی وید کے رُو سے صرف اُن کے نیک اعمال کا نتیجہ ہے تو اس صورت میں ظاہر ہے کہ ہندوؤں کا پرمیشر رازق اور منعم اور رحمٰن نہیں ہے بلکہ رازق اور منعم اور رحمٰن اُن کے اعمال ہیں اور پرمیشر کچھ بھی نہیں۔...... پس یہ عجیب بات ہے کہ پہلے تو وید نے خدا تعالیٰ کی اس صفت سے جو وحدت فی الازل والابد ہے، انکار کیا اور پھر اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت سے انکار کیا اور بعد اس کے خدا تعالیٰ کی صفت رازقیت اور رحمانیت سے وید منکر ہو بیٹھا۔...... اس لئے ہم بزور کہتے ہیں کہ وید کے رُو سے ہندوؤں کا پرمیشر ہر ایک صفت سے معطل ہے۔ نہ قادر ہے، نہ خالق ہے، نہ واحد لاشریک ہے، نہ رازق ہے، نہ رحمٰن ہے، نہ منعم ہے بلکہ تمام مدار اپنے اپنے اعمال پر ہے۔ پرمیشر میں کوئی صفت نہیں۔ پس خیال کرنا چاہئے کہ کہاں تو یہ دعویٰ کہ الہامی کتاب کی یہ نشانی ہے کہ جس میں اعلیٰ درجہ کے صفات پرمیشر کے درج ہوں اور کہاں یہ حالت کہ ہندوؤں کے پرمیشر کی ایک صفت بھی ثابت نہیں ہوتی۔"

(چشمہ معرفت. روحانی خزائن. جلد ۲۳. صفحہ ۱۸۷، ۱۸۸)

اب سورۃ یٰسین کی آیت ہے ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ . قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اَ نُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗ. اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (یٰسین:۴۸)۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو رزق تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں کیا ہم انہیں کھلائیں جن کو اللہ اگر چاہتا تو خود کھلاتا؟ تم تو محض ایک کھلی کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب صدقہ (یعنی مالی قربانی) والی آیت نازل ہوئی تو ہم لوگوں کے سامان وغیرہ اٹھاتے (اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے پیسے جمع کرتے) تھے۔ چنانچہ ایک شخص آیا اور اس نے بہت سارا مال صدقہ میں پیش کیا تو (منافق) لوگوں نے کہا کہ یہ ریاکاری کر رہا ہے۔ پھر ایک اَور شخص آیا اور اُس نے ایک صاع اناج بطور صدقہ پیش کیا تو (منافق) لوگوں نے کہا اللہ اس کے ایک صاع سے مستغنی ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ﴾. یعنی وہ لوگ جو مومنوں میں سے دلی شوق سے نیکی کرنے والوں پر صدقات کے بارے میں تہمت لگاتے ہیں اور ان لوگوں پر بھی جو اپنی محنت کے سوا (اپنے پاس) کچھ نہیں پاتے۔

(بخاری. کتاب الزکوٰۃ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"قرآن کریم میں لباس اور مکان دینے کی تاکید نہیں آئی"۔ اور یہ خاص نکتہ ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے نکالا ہے۔ "قرآن کریم میں لباس اور مکان دینے کی تاکید نہیں آئی جس قدر کھانا کھلانے کی آئی ہے"۔ یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ تاکید کسی نہ کسی پہلو سے تو ضرور نکلتی ہے لباس اور مکان کی لیکن جتنا کھانا کھلانے پر زور ہے اتنا نہیں ہے۔ "ان لوگوں کو خدا نے کافر کہا ہے جو بھوکے کو کہہ دیتے ہیں میاں تم کو خدا ہی دے دیتا اگر دینا منظور ہوتا۔ قرآن کریم کے دل سورۃ یٰسین میں لکھا ہے ﴿قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗ﴾ آج کل چونکہ قحط

ہو رہا ہے انسان اس نصیحت کو یاد رکھے اور دوسرے بھوکوں کی خبر لینے کو بقدر وسعت تیار رہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے یتیموں، مسکینوں اور پابند بلا کو کھانا دیتا ہے مگر صرف اللہ کے لئے دے۔ یہ تو جسمانی کھانا ہے۔ روحانی کھانا ایمان کی باتیں، رضائے الٰہی اور قرب کی باتیں یہاں تک کہ مکالمہ الٰہیہ تک پہنچا دینا، اسی رنگ میں رنگین ہونا ہے۔ وہ جسم کی غذا ہے اور یہ روح کی غذا ہے"۔ (حقائق الفرقان جلد ۳ صفحہ ۴۶۳،۴۶۴) یعنی دونوں غذائیں مہیا کرنی چاہئیں جسم کی بھی اور روح کی بھی۔

سورۃ صٓ آیات ۵۰ تا ۵۵۔ ﴿هٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ. جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ. مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ. وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ. هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ. اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ﴾۔ یہ ایک عظیم ذکر ہے اور یقیناً متقیوں کے لئے بہت اچھا ٹھکانا ہوگا۔ یعنی ہمیشہ کے باغات ہونگے۔ اُن کی خاطر دروازے اچھی طرح کھلے رکھے جائیں گے۔ اُن میں وہ تکیوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے (اور) وہاں بکثرت طرح طرح کے میوے اور مشروب طلب کر رہے ہوں گے۔ اور ان کے پاس (حیادار) نظریں جھکائے رکھنے والی ہمجولیاں ہوں گی۔ یہ ہے وہ جس کا حساب کے دن کے لئے تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔ یقیناً یہ ہمارا رزق ہے۔ اُس کا ختم ہو جانا ممکن نہیں۔

یہ ساری تمثیلات ہیں اور یہ جو ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ وغیرہ قرآن کریم نے ان کو لؤلؤ بھی کہا ہے، موتی ڈھکے چھپے ہوئے موتی، تو یہ تمثیلات ہیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ایک روح موتی بھی ہو اور پردہ دار جھکی ہوئی آنکھوں والی بھی ہو۔ اسلئے یہ ساری تمثیلات ہیں ان پر تمثیل کے طور پر غور کرنا چاہئے۔

﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ. وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ. رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ﴾ (سورۃ قٓ:۱۰ تا ۱۲)۔ اور ہم نے آسمان سے مبارک پانی اتارا اور اس کے ذریعہ باغات اور کٹائی کی جانے والی فصلوں کے بیج اگائے۔ اور کھجوروں کے اونچے درخت جن کے تہ بہ تہ خوشے ہوتے ہیں۔ بندوں کے لئے رزق کے طور پر۔ اور ہم نے اُس (یعنی بارش) کے ذریعہ ایک مردہ علاقہ کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح خروج بھی ہوگا۔

اب جو خروج کا ذکر اس میں آیا ہے یہ صرف اس حد تک سمجھنا چاہئے کہ مردہ کو زندہ کرنا، جس طرح مردہ زمین کو خدا تعالیٰ زندہ کر دیتا ہے اسی طرح مُردوں کو بھی زندہ کرے گا۔

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل جنت کو کہے گا: اے جنت کے رہنے والو! وہ جواب دیں گے: اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں، تمام سعادتیں تیرے پاس ہیں اور سب بھلائیاں تیرے قبضے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم خوش ہو؟ جنت میں رہنے والے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم کیوں نہ خوش ہوں جبکہ تُو نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو اپنی مخلوقات میں سے کسی کو نہیں دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمہیں ان نعمتوں سے بھی بہتر نعمت نہ دوں؟ جنت والے کہیں گے: ان سے بہتر اور کونسی نعمت ہو سکتی ہے؟۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مَیں تم پر اپنی رضا نازل کروں گا اور اس کے بعد کبھی بھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔ یہ سب سے بہتر جنت ہے۔ (مسلم۔ کتاب الجنۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کی ہوئی ہیں کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا۔

اب اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ساری تمثیلات کی باتیں ہو رہی ہیں ورنہ جنت کا ذکر تو آپ ہمیشہ سنتے ہیں قرآن کریم میں پڑھتے ہیں، احادیث میں پڑھتے ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کسی کان نے نہیں سنا، کسی آنکھ نے نہیں دیکھا حالانکہ مثالیں دے دے کر سمجھایا گیا ہے کہ کس قسم کی جنت ہے۔ تو یہ ساری باتیں غور کرنے کے بعد انسان کو مجبور کرتی ہیں کہ یہ حکمت کی باتیں ہیں جن پر غور کر کے ان کو تمثیلات کے رنگ میں سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اور یہاں تک بھی فرمایا کہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک نہ گزرا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: اس کی تصدیق کے لئے اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ یعنی کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے۔ (بخاری۔ کتاب التفسیر)

یہ حضرت ابوہریرہؓ کا اپنا استنباط ہے۔ آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمایا کہ یہ آیت پڑھ لو مگر مراد یہی ہے کہ کسی ذی روح کو علم نہیں کہ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے کیا آنکھوں کی جنت چھپا رکھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یاد رکھنا چاہئے کہ باخدا آدمی دنیا سے نہیں ہوتا اسی لئے تو دنیا اس سے بغض رکھتی ہے بلکہ وہ آسمان سے ہوتا ہے اسی لئے آسمانی نعمت اس کو ملتی ہے۔ دنیا کا آدمی دنیا کی نعمتیں پاتا اور آسمان کا آسمانی نعمتیں حاصل کرتا ہے۔ سو یہ بالکل سچ ہے کہ وہ نعمتیں دنیا کے کانوں اور دنیا کے دلوں اور دنیا کی آنکھوں سے چھپائی گئیں لیکن جس کی دنیوی زندگی پر موت آجائے اور وہ پیالہ روحانی طور پر اس کو پلایا جائے جو آگے جسمانی طور پر پیا جائے گا، اس کو یہ پینا اس وقت یاد آئے گا جب وہی پیالہ جسمانی طور پر اس کو دیا جائے گا۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ اس نعمت سے دنیا کی آنکھ اور کان وغیرہ کو بے خبر سمجھے گا چونکہ وہ دنیا میں تھا اگرچہ دنیا میں سے نہیں تھا اس لئے وہ بھی گواہی دے گا کہ دنیا کی نعمتوں میں سے وہ نعمت نہیں۔ نہ دنیا میں اس کی آنکھ نے ایسی نعمت دیکھی، نہ کان نے سنی اور نہ دل میں گزری۔ لیکن دوسری زندگی میں اس کے نمونے دیکھے جو دنیا میں سے نہیں تھے بلکہ وہ آنے والے جہان کی ایک خبر تھی اور اس سے اس کا رشتہ اور تعلق تھا۔ دنیا سے کچھ کوئی تعلق نہ تھا"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۰)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اسلامی بہشت کی یہی حقیقت ہے کہ وہ اس دنیا کے ایمان اور عمل کا ایک ظل ہے۔ وہ کوئی نئی چیز نہیں جو باہر سے آکر انسان کو ملے گی۔ بلکہ انسان کی بہشت انسان کے اندر ہی سے نکلتی ہے اور ہر ایک کی بہشت اسی کا ایمان اور اسی کے اعمال صالحہ ہیں جن کی اسی دنیا میں لذت شروع ہو جاتی ہے اور پوشیدہ طور پر ایمان اور اعمال کے باغ نظر آتے ہیں اور نہریں بھی دکھائی دیتی ہیں۔ لیکن عالم آخرت میں یہی باغ کھلے طور پر محسوس ہونگے۔ خدا تعالیٰ کی پاک تعلیم ہمیں یہی بتلاتی ہے کہ سچا اور پاک اور مستحکم اور کامل ایمان جو خدا اور اس کی صفات اور اس کے ارادوں کے متعلق ہو وہ بہشت خوشنما اور بارآور درخت ہے اور اعمال صالحہ اس بہشت کی نہریں ہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے ﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ. تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ﴾ یعنی وہ ایمانی کلمہ جو ہر ایک افراط تفریط اور نقص اور خلل اور کذب اور ہزل سے پاک اور من کل الوجوہ کامل ہو اس درخت کے مشابہ ہے جو ہر ایک عیب سے پاک ہو جس کی جڑ زمین میں قائم اور شاخیں آسمان میں ہوں اور اپنے پھل کو ہمیشہ دیتا ہو اور کوئی وقت اس پر نہیں آتا کہ اس کی شاخوں میں پھل نہ ہوں"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی ، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۰۔۳۹۱)

اس تمثیل پر غور سے پتہ چلتا ہے کہ "شاخیں آسمان میں" زمین سے انسان کو رزق ملتا ہے تو گویا اس کی جڑیں زمین میں ہیں لیکن خدا تعالیٰ کا کلام آسمانی شاخوں کو عطا ہوتا ہے۔ اور یہ روحانی رزق اس کو آسمان ہی سے عطا ہوتا ہے۔

ارشادِ نبوی ﷺ
(امانت داری عزت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 248-5222,248-1652,243-0794
رہائش: 237-0471,237-8468

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

سورۃ الجمعۃ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ. ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا. قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ. وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾ (الجمعة:۱۰-۱۲)۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا کی جاچکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

ان آیات پہ غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ جو علماء نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جمعہ میں کھڑے تھے تو شام کا ایک قافلہ آیا اور سب گروہ سوائے بارہ اشخاص کے آنحضرت ﷺ کو اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔ یہ روایت درست نہیں ہے۔ بلکہ یہ مستقبل کی خبر تھی کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کی تعلیم کو بھول کر مسلمان کہلانے والے دنیا پر ٹوٹ پڑیں گے اور آنحضرت ﷺ کو گویا کہ اکیلا چھوڑ دیا گیا ہے۔

مسلم کتاب الجمعہ۔ آیت کریمہ ﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ اب یہی آیت ہے جس کی مسلم میں تفسیر یوں ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ تجارت کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے کسی حق کی ادائیگی کا وقت آجاتا تو کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو قطعاً اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہ روک سکتی تھی بلکہ وہ اللہ کے حق کو ادا کرتے تھے۔

اب یہ تضاد نہیں ہے دونوں باتوں میں۔ پہلی خبر مستقبل کے متعلق ہے۔ تو مستقبل میں لوگ آنحضرت ﷺ کو چھوڑ کر تجارتوں کی طرف جھک جائیں گے۔ اور یہ خبر جو ہے مُسلم کی، یہ اس وقت کے حالات کے اوپر ہے کہ اگر کوئی تجارت وغیرہ آتی تھی تو قطعاً لوگوں کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی تھی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارد گرد جمع رہتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو اور روزی کی تلاش میں اعتدال سے کام لو، کیونکہ کوئی جان اس وقت تک نہیں مر سکتی جب تک کہ اس کا پورا رزق اُسے نہ مل جائے، اگرچہ اس کے ملنے میں کچھ تاخیر ہو سکتی ہے۔ سو تم اللہ سے ڈرتے رہو اور روزی کی تلاش میں اعتدال سے کام لو۔ حلال کو لے لو اور حرام کے قریب نہ جاؤ۔ (ابن ماجه. كتاب التجارات)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"اللہ کو خَيْرُ الرّٰزِقِيْن یقین کرو اور مت خیال کرو کہ صادق کی صحبت میں رہنے سے کوئی نقصان ہو گا۔ کبھی ایسی جرأت کرنے کی کوشش نہ کرو کہ اپنے ذاتی اغراض کو مقدم کر لو۔ خدا کے لئے جو کچھ انسان چھوڑتا ہے اس سے کہیں بڑھ کر پالیتا ہے۔ تم جانتے ہو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا چھوڑا تھا اور پھر کیا پایا۔ صحابہ (رضوان اللہ علیہم) نے کیا چھوڑا ہو گا۔ اس کے بدلہ میں کتنے گنا زیادہ خدا نے ان کو دیا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک کیا ہے جو نہیں ہے۔ ﴿لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾۔ تجارتوں میں خسارہ کا ہو جانا یقینی اور کاروبار میں تباہیوں کا واقع ہو جانا قرین قیاس ہے لیکن خدا تعالیٰ کے لئے کسی چیز کو چھوڑ کر کبھی بھی انسان خسارہ نہیں اٹھا سکتا۔ غرض اللہ تعالیٰ کے پاس جو چیز ہے وہ ساری تجارتوں سے بہتر ہے، وہ خیر الرازقین ہے"۔ (حقائق الفرقان جلد ۴ صفحہ ۱۳۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ مزید فرماتے ہیں۔

"مَیں نے بسا اوقات نصیحت کی ہے ﴿كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ پر عمل کرنے کے واسطے ضروری ہے یہاں (یعنی قادیان میں) آکر رہو۔ بعض نے جواب دیا ہے کہ تجارت یا ملازمت کے کاموں سے فرصت نہیں ہوتی۔ لیکن مَیں ان کو آج یہ سناتا ہوں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام تجارتوں کو چھوڑ کر ذکر اللہ کی طرف آجاؤ۔ وہ اس بات کا کیا جواب دے سکتے ہیں۔ کیا ہم کنبہ قبیلہ والے نہیں؟ کیا ہماری ضروریات اور ہمارے اخراجات نہیں ہیں؟ کیا ہم کو دنیوی عزت یا وجاہت بری لگتی ہے؟۔ پھر وہ کیا چیز ہے جو ہم کو کھینچ کر یہاں لے آئی؟۔ مَیں شیخی کے لئے نہیں کہتا بلکہ تَحدِیث بِالنِّعْمَة کے طور پر کہتا ہوں کہ مَیں اگر شہر میں رہوں تو بہت روپیہ کما سکوں لیکن مَیں کیوں ان ساری آمدنیوں پر قادیان کے رہنے کو ترجیح دیتا ہوں۔ اس کا مختصر جواب مَیں یہی دوں گا کہ مَیں نے یہاں وہ دولت پائی ہے جو غیر فانی ہے۔ جس کو چور اور قزاق نہیں لے جا سکتا۔ مجھے وہ ملا ہے جو تیرہ سو برس کے اندر آرزو کرنے والوں کو نہیں ملا۔ پھر ایسی بے بہا دولت کو چھوڑ کر مَیں چند روزہ دنیا کے لئے مارا مارا پھروں!؟۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ اگر اب مجھے کوئی ایک لاکھ کیا ایک کروڑ روپیہ یومیہ بھی دے اور قادیان سے باہر رکھنا چاہے، مَیں نہیں رہ سکتا۔ ہاں امام علیہ السلام کے حکم کی تعمیل میں پھر خواہ مجھے ایک کوڑی بھی نہ ملے۔ پس میری دولت، میرا مال، میری ضرورتیں اسی امام کے اتباع تک ہیں اور دوسری ساری ضرورتوں کو اس ایک وجود پر قربان کرتا ہوں"۔

(حقائق الفرقان جلد ۴ صفحہ ۱۳۱-۱۳۲)

سورۃ الطلاق آیت ۴: ﴿وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا﴾ اور وہ اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کر سکتا اور جو اللہ پر توکل کرے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ یقیناً اللہ اپنے فیصلہ کو مکمل کر کے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا ایک منصوبہ بنا رکھا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کی قیادت میں ساحل کی طرف بھیجا جو تین سو افراد پر مشتمل تھا۔ چنانچہ ہم نکلے مگر ابھی ہم راستے ہی میں تھے کہ ہمارا زادِ راہ ختم ہونے لگا۔ اس پر ابو عبیدہؓ نے حکم دیا کہ لشکر میں جو کچھ بھی زادِ راہ بچا ہے، وہ جمع کیا جائے۔ وہ جمع کیا گیا تو وہ کھجور کے دو تھیلے نکلا۔ چنانچہ وہ ہمیں اس میں سے ہر روز تھوڑی تھوڑی کھجوریں دیتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ بھی ختم ہونے کے قریب پہنچا تو ابو عبیدہؓ ہمیں دن میں صرف ایک ایک کھجور دینے لگے۔ راوی کہتے ہیں کہ مَیں نے جابر سے کہا کہ آپ لوگوں کا ایک کھجور سے کیا بنتا تھا؟ اس پر انہوں نے کہا: ہمیں ایک کھجور کی قیمت اُس وقت معلوم ہوئی جب وہ کھجوریں بھی ختم ہو گئیں۔ پھر ہم سمندر پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑی مچھلی ہے جو ایک ٹیلے کے برابر ہے۔ ہم اٹھارہ روز تک اس مچھلی کا گوشت کھاتے اور اس کا تیل استعمال کرتے رہے یہاں تک کہ ہمارے جسموں میں توانائی لوٹ آئی۔ پھر ابو عبیدہؓ نے اس مچھلی کی دو پسلیوں کو کھڑے کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپؓ نے فرمایا کہ ایک اونٹ پر ہودج ڈالا جائے۔ پھر وہ اونٹ ان دو پسلیوں کے نیچے سے گزارا گیا لیکن (وہ اتنی بڑی تھیں کہ پھر بھی) وہ انہیں چھو نہ سکا۔

ایک اَور روایت میں راوی کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ پہنچے اور ہم نے اس واقعہ کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا: اسے خوشی سے کھاؤ، یہ تو ایک رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نکالا تھا اور اگر تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچا ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ۔ اس پر ان میں سے ایک صحابی اس مچھلی کا کچھ گوشت لائے تو آپؐ نے بھی تناول فرمایا۔ (بخاری. كتاب المغازی)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"متقی کے لئے خدا تعالیٰ ساری راحتوں کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔ ﴿مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾۔ پس خوشحالی کا اصول تقویٰ ہے۔ لیکن حصول تقویٰ کے لئے نہیں چاہئے کہ ہم شرطیں باندھتے پھریں۔ تقویٰ اختیار کرنے سے جو مانگو گے ملے گا۔ خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ تقویٰ اختیار کرو جو چاہو گے وہ دے گا۔ جس قدر اولیاء اللہ اور اقطاب گزرے ہیں انہوں نے جو کچھ حاصل کیا تقویٰ ہی سے حاصل کیا۔ اگر وہ تقویٰ اختیار نہ کرتے تو وہ بھی دنیا میں معمولی انسان کی حیثیت سے زندگی بسر کرتے۔ دس بیس کی نوکری کر لیتے یا کوئی حرفہ یا پیشہ اختیار کر لیتے، اس سے زیادہ کچھ نہ ہوتا۔ مگر آج جو عروج ان کو ملا اور جس قدر شہرت اور عزت انہوں نے پائی یہ سب تقویٰ ہی کی بدولت تھی۔ انہوں نے ایک موت اختیار کی اور زندگی اس کے بدلہ میں پائی"۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۷ بتاریخ ۲۱/فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"جو خدا کا متقی اور اس کی نظر میں متقی بنتا ہے اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا پورا کرنے والا ہے اور بڑا رحیم کریم ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اسے ہر ذلت سے نجات دیتا اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے۔ مگر وہ جو ایک طرف دعویٰ اتقاء کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے اُن دونو میں ہم کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا؟ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ ہم اس مدعی کو جھوٹا کہیں گے۔ اصل یہ ہے کہ اُن کا تقویٰ یا اُن کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل وقعت ہو یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے۔ لوگوں کے متقی اور ریاکار انسان ہوتے ہیں۔ سو ان پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے جس سے سرگرداں اور مشکلات دنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے وعدوں کا سچا اور پورا ہے۔

رزق بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ یہ بھی تو ایک رزق ہے کہ بعض لوگ صبح سے شام تک ٹوکری ڈھوتے ہیں اور برے حال سے شام کو دو تین آنے ان کے ہاتھ میں آتے ہیں۔ یہ بھی تو رزق ہے مگر لعنتی رزق ہے۔ نہ رزق ﴿مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾۔ حضرت داؤدؑ زبور میں فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا، جوان ہوا، جوانی سے اب بڑھاپا آیا مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا اور نہ اس کی اولاد کو در بدر دھکے کھاتا اور ٹکڑے مانگتے دیکھا"۔

(الحکم۔ جلد ۷ نمبر ۱۲۔ بتاریخ ۳۱/مارچ ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۵)

اس پہلو سے مسلمانوں کو سکھوں سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے۔ آپ کو سکھوں میں کوئی فقیر نظر نہیں آئے گا۔ اس معاملہ میں وہ توحید پر قائم ہیں۔ کبھی کوئی سکھ فقیر نہیں دیکھیں گے۔ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا رزق بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ذاتی تجارب بیان فرماتے ہیں:-

"ایک مرتبہ اتفاقاً مجھے پچاس روپیہ کی ضرورت پیش آئی اور جیسا کہ اہل فقر اور توکل پر کبھی کبھی ایسی ضرورت کی حالتیں آجاتی ہیں۔ ایسا ہی یہ حالت مجھے پیش آگئی کہ اس وقت کچھ موجود نہ تھا۔ سو مَیں صبح سیر کو گیا اور اس ضرورت کے خیال نے مجھے یہ جوش دیا کہ مَیں اس جنگل میں دعا کروں۔ چنانچہ مَیں نے ایک پوشیدہ گوشہ میں جاکر اس نہر کے کنارے پر دعا کی جو بٹالہ کی طرف قادیان سے قریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ جب مَیں دعا کر چکا۔ تب فی الفور دعا کے ساتھ ہی ایک الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ دیکھ! مَیں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں۔ تب مَیں خوش ہوا اور اس جنگل سے قادیان کی طرف واپس آیا اور سیدھا بازار کی طرف رُخ کیا۔ تا قادیان کے سب پوسٹ ماسٹر سے دریافت کروں کہ آج ہمارے نام کچھ روپیہ آیا ہے یا نہیں۔ چنانچہ ڈاکخانہ سے بذریعہ ایک خط کے اطلاع ہوئی کہ پچاس روپیہ لدھیانہ سے کسی نے روانہ کئے ہیں اور غالباً گمان گزرتا ہے کہ اسی دن یا دوسرے دن وہ روپیہ مجھے مل گیا۔"

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۵۔ صفحہ ۲۹۴۔۲۹۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ سخت ضرورت روپیہ کی پیش آئی۔ جس کا ہمارے اس جگہ کے آریہ لالہ شرمپت و ملاوامل کو بخوبی علم تھا اور ان کو یہ بھی علم تھا کہ بظاہر کوئی ایسی تقریب نہیں جو جائے امید ہو سکے۔ بلا اختیار دعا کے لئے جوش پیدا ہوا تا مشکل بھی حل ہو جائے اور ان لوگوں کے لئے نشان بھی ہو۔ چنانچہ دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نشان کے طور پر مالی مدد سے اطلاع بخشے۔ تب الہام ہوا:

"دس دن کے بعد موج دکھاتا ہوں۔ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ فِيْ شَائِلٍ مِقْيَاس۔ دَین وِل یُو گو ٹُو امرتسر۔" (Then will you go to Amratsir) یہ انگریزی کا الہام بھی ساتھ ہوا۔ یعنی دس دن کے بعد روپیہ آئے گا۔ خدا کی مدد نزدیک ہے اور جیسے جب جننے کے لئے اونٹنی دُم اٹھاتی ہے تب اس کا بچہ جننا نزدیک ہوتا ہے، ایسا ہی مدد الٰہی بھی قریب ہے۔ دس دن کے بعد جب روپیہ آئے گا تب تم امرتسر بھی جاؤ گے۔ سو عین اس پیشگوئی کے مطابق مذکورہ بالا آریوں کے روبرو وقوع میں آیا۔ یعنی دس دن تک کچھ نہ آیا۔ گیارھویں روز محمد افضل خان صاحب نے راولپنڈی سے ۱۱۰ روپے بھیجے۔ ۲۰ روپے ایک اَور جگہ سے آئے اور پھر برابر روپیہ آنے کا سلسلہ ایسا جاری رہا جس کی امید نہ تھی۔" (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۵۔ صفحہ ۲۵۷۔۲۵۸)

۱۸۸۳ء عیسوی یا اس سے قبل: "کچھ عرصہ ہوا ہے کہ خواب میں دیکھا تھا کہ حیدر آباد سے نواب اقبال الدولہ صاحب کی طرف سے خط آیا ہے اور اُس میں کسی قدر روپیہ دینے کا وعدہ لکھا ہے............ پھر تھوڑے دنوں کے بعد حیدر آباد سے خط آگیا اور نواب صاحب موصوف نے سو روپیہ بھیجا۔ (براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم۔ صفحہ ۴۷۷۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

اب مارچ کا الہام ہے: "کچھ تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ مجھ کو خواب آیا تھا کہ ایک جگہ مَیں بیٹھا ہوں۔ یکدفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہو گیا ہے۔ مَیں حیران ہوا کہ کہاں سے آیا۔ آخر میری یہ رائے ٹھہری کہ خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے ہماری حاجات کے لئے یہاں رکھ دیا ہے۔ پھر ساتھ الہام ہوا کہ "اِنِّیْ مُرْسِلٌ اِلَيْكُمْ هَدِيَّةً"۔ کہ مَیں تمہاری طرف ہدیہ بھیجتا ہوں۔ اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہی تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اس فرشتہ کے رنگ میں متمثل کئے گئے ہوں گے اور غالباً وہ روپیہ بھیجیں گے۔ اور مَیں نے اس خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ لیا۔ چنانچہ کل اس کی تصدیق ہو گئی۔ الحمدللہ یہ قبولیت کی نشانی ہے کہ مولیٰ کریم نے خواب اور الہام سے تصدیق فرمائی۔"

(از مکتوب ۶/مارچ ۱۸۹۵ء بنام سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراسی۔ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۳)

یکم اکتوبر ۱۸۹۶ء کو حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسیؓ کے نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خط میں تحریر فرمایا:-

"کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آں محب مجھ کو پہنچا۔ اُس کے عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ اس روپیہ کے پہنچنے سے تخمیناً سات گھنٹے پہلے مجھ کو خدائے عزّوجلّ نے اس کی اطلاع دی۔ سو آپ کی اس خدمت کے لئے یہ اجر کافی ہے کہ خدا تعالیٰ آپ سے راضی ہے۔ اس کی رضا کے بعد اگر تمام جہان ریزہ ریزہ ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ یہ کشف اور الہام آپ ہی کے بارہ میں مجھ کو دو دفعہ ہوا ہے۔ فالحمدللہ۔ الحمدللہ۔" (مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم حصہ اوّل۔ صفحہ ۵)

۲/مارچ ۱۹۰۴ء:-

"وقت صبح کے دیکھا کہ ایک کاغذ کا تھیلہ ہے جو روپیہ سے بھرا ہوا ہے۔ وہ مجھ کو کسی نے دیا اور مَیں نے لے لیا۔ اور رومال سفید میں اس کو باندھنے لگا ہوں۔ اور باندھتے وقت یہ دعا پڑھی: رَبِّ اجْعَلْ بَرَكَةً فِيْهِ۔ اور یہ کلمہ بطور الہام تھا۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صفحہ ۲۳)

اب آج یہ سلسلہ آج کے خطبہ پر ختم ہوتا ہے۔ آئندہ خطبہ سے انشاءاللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کی اور بے شمار صفات جو ابھی پڑی ہیں ان پر خطبہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کے رزق میں برکت دے۔ ہمیں رزق کے متعلق بہت سے خطوط ملتے ہیں اور بڑی دردناک چٹھیاں ملتی ہیں اور ایسی حالت ہے کہ مَیں خود کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ ناممکن ہے کہ سب کی ضرورتیں پوری کروں۔ تو مَیں دعا کرتا ہوں عالم الغیب خدا جانتا ہے کہ ان کی ضرورتیں کیا ہیں اور وہ میری دعا سے بھی پہلے بعض دفعہ حل ہو جاتی ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

❀❀❀❀..........✡✡✡✡✡..........❀❀❀❀

دعائیں کرو، استغفار، لاحول، درود اور الحمد شریف کا ورد کرو

(حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

تبلیغ دیں و نشر ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

قسط دوم آخری

سیرت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صبر و استقلال کے آئینہ میں

مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان

دشمنوں سے سلوک۔ صبر و ثبات، عفوو درگزر کے حیرت انگیز نظارے

سامعین! میں نے حضرت مسیح موعودؑ کے رفقاء کے کچھ واقعات آپ کے سامنے رکھے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایسے حالات میں بھی عفو اور درگزر سے کام لیتے تھے جہاں بڑے بڑے عالی حوصلہ انسان بھی ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور اپنے غیض و غضب کے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے لیکن ان واقعات اور حالات کو دیکھ کر کوئی نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ باتیں محض دوستوں سے مخصوص تھیں مگر یہ بات نہیں حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق کی شان دشمنوں کے مقابلہ اور دشمنوں سے سلوک کرنے میں اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔ چند واقعات سماعت فرمائیں۔

1) ......لاہور کا واقعہ ہے ایک شخص جس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہوا تھا اور وہ لا الٰہ الا اللہ مہدی رسول اللہ۔ کا کلمہ پڑھا کرتا تھا اس نے پیچھے سے آکر حضرت مسیح موعودؑ پر حملہ کر دیا اور آپ کی کمر میں ہاتھ ڈال کر آپ کو گرا دینا چاہا حضرت سنبھل گئے اور خدام نے اسے پکڑ لیا۔ وہ اپنی زبان پر بے قابو تھا جو منہ میں آتا کہہ رہا تھا حضرت کے خدام کو سخت طیش آیا اور مخدومی حضرت سید فضیلت علی شاہ صاحب مرحوم کو تو سخت غصہ آیا اور قریب تھا کہ وہ حملہ آور مہدی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں حضرت نے خدام کے اس جوش کو دیکھا آپ کو اس کی حرکت کا ذرا بھی خیال نہ آیا فرمایا جانے دو معذور ہے اور سخت تاکیدی حکم دیا کہ کوئی اس کو کچھ نہ کہے اور ہرگز نہ چھیڑے اُس کو لوگوں نے پکڑ لیا تھا حضرت روانہ ہونے اور خلاف عادت ہر دو چار قدم کے بعد مڑ کر دیکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ دیکھو کوئی کچھ نہ کہے یہ معذور ہے اور اسی طرح اپنے مکان آپ پہنچ گئے اس کو چھوڑ دیا گیا اور وہ پھر پیچھے آیا اور مکان کے سامنے کھڑا ہو کر اپنی تقریر کرتا رہا مگر حضرت بار بار تاکید فرماتے تھے کہ اس کو کچھ نہ کہا جاوے صبر کرنا چاہئے۔

2) ......لاہور کا ہی واقعہ ہے حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ فرماتے ہیں کہ ایک جلسہ میں جہاں تک مجھے یاد ہے ایک برہمو لیڈر حضرت سے کچھ استفسار کر رہے تھے اور حضرت جواب دیتے تھے اسی اثناء میں ایک بدزبان مخالف آیا اور اس نے حضرت کے بالمقابل دل آزار اور گندے حملے آپ پر کئے وہ نظارہ میرے اس وقت بھی سامنے ہے آپ منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے جیسا کہ اکثر آپ کا معمول تھا کہ پگڑی کے شملہ کا ایک حصہ منہ پر رکھ کر یا بعض اوقات صرف ہاتھ رکھ کر بیٹھ جایا کرتے تھے خاموش بیٹھے رہے اور وہ شور پشت بکتا رہا آپ اس طرح پر مست اور مگن بیٹھے تھے گویا کچھ ہو نہیں رہا یا کوئی نہایت شیریں مقال گفتگو کر رہا ہے۔ برہمو لیڈر نے اسے منع کرنا چاہا مگر اس نے پرواہ نہ کی حضرت نے ان کو فرمایا کہ آپ اس کو کچھ نہ کہیں۔ کہنے دیجئے آخر وہ خود ہی بکواس کر کے تھک گیا اور اٹھ کر چلا گیا برہمو لیڈر بے حد متاثر ہوا اور اس نے کہا کہ یہ آپ کا بہت بڑا اخلاقی معجزہ ہے اس وقت حضور اسے چپ کرا سکتے تھے اپنے مکان سے نکال سکتے تھے اور بکواس کرنے پر آپ کے ایک ادنیٰ اشارہ سے اس کی زبان کاٹی جا سکتی تھی مگر آپ نے اپنے کامل حلم اور ضبط نفس کا عملی ثبوت دیا‘‘

3)......ایک روز ایک شخص جو اپنے تئیں جہاں گرد اور سرد و گرم زمانہ دیدہ و چشیدہ ظاہر کرتا تھا ہماری مسجد میں آیا اور حضرت علیہ السلام سے آپکے دعویٰ کی نسبت بڑی گستاخی سے باب کلام وا کیا اور تھوڑی گفتگو کے بعد کئی دفعہ کہا کہ آپ اپنے دعویٰ میں کاذب ہیں اور میں نے ایسے مکار بہت سے دیکھے ہیں اور میں تو ایسے کئی بغل میں دبائے پھرتا ہوں غرض ایسے ہی بے باکانہ الفاظ کہے مگر آپ کی پیشانی پر بل تک نہ آیا بڑے سکون سے سنا کئے اور پھر بڑی نرمی سے اپنی نوبت پر کلام شروع کیا راوی بیان کرتے ہیں کہ کسی کا کلام کیسا ہی بیہودہ اور بے موقع ہو اور کسی کا کوئی مضمون نظم یا نثر میں کیسا ہی بے ربط اور غیر موزوں ہو آپ نے سننے کے وقت یا بعد خلوت میں کبھی نفرت اور ملامت کا اظہار نہیں کیا آپ کی طبیعت پر اس قسم کا غصہ دلانے والی باتیں اثر ہی نہیں کرتی تھیں کہ آپ کو گالیوں کا جواب اسی رنگ میں دینے کی تحریک ہوتی آپ ایسے لوگوں کے لئے دعا دیتے جیسا کہ فرمایا۔

گالیاں سن کر دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیض گھٹایا ہم نے

4)......حضرت مسیح موعودؑ 27 اکتوبر 1904ء کی صبح کو دو بجے کے قریب دارالامان سے روانہ ہو کر اسی روز سیالکوٹ پہنچے جوں جوں حضرت اقدس کی آمد کا شہرہ سیالکوٹ میں ہوتا گیا اور آنے کے دن قریب ہوتے گئے اسی قدر مخالفت کا بازار گرم اور تیز ہوتا گیا لوگوں کو حضرت اقدس کی زیارت کے لئے نہ جانے کی ہدایت کی گئی اور یہاں تک بھی کہ جو شخص وہاں جائے گا اس کی عورت پر طلاق ہو جائے گی وغیرہ وغیرہ اور جس راستہ سے حضرت مسیح موعودؑ نے لیکچر گاہ کو جانا تھا وہاں گالیوں اور بدزبانی اور استہزاء اور ٹھٹھا کرنے کے اڈے بنائے گئے حضرت مسیح موعودؑ ان گالیوں کو سنتے ہوئے پورے وقار اور صبر و سکون سے گزر گئے جس روز حضرت مسیح موعودؑ سیالکوٹ سے واپس ہوئے ہیں اس روز تو ان سفلہ مزاجوں نے حد ہی کر دی اور اس قسم کے نا کردنی افعال کئے کہ ان کے بیان کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے خود اخبار اہل حدیث امرتسر جو سلسلہ کا پرانا دشمن ہے لکھتا ہے:-

’’سچ تو یہ ہے مسلمانوں نے قادیانی کرشن جی کی مہما میں اپنے اسلامی اخلاق کو بھی بالائے طاق رکھ دیا چلتی گاڑی سے اسٹیشن سے ایک طرف پرے باندھ کر کھڑے ہوگئے اور مرزا صاحب کی مستورات کے سامنے جوش جنون میں ننگے ہو کر ناچتے رہے‘‘

حضرت مولانا یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جو اس واقعہ کے راوی ہیں بیان کرتے ہیں سیالکوٹ کا یہ منظر ہمیشہ اس سلسلہ کی تاریخ میں نمایاں رہے گا اور حضرت مسیح موعودؑ کے حلم و حوصلہ کا ایک بین اور تاریخی ثبوت۔ اس قسم کے حالات اور واقعات صرف ایک جگہ ہی پیش نہیں آئے بلکہ جہاں جہاں حضرت مسیح موعودؑ کو اعلائے کلمہ حق کے لئے خدا تعالیٰ کے اشارہ سے سفر کرنا پڑا ہر جگہ اسی قسم کے مناظر پیش آئے دہلی لدھیانہ، امرتسر میں اس کی نظیریں موجود ہیں امرتسر کے مقام پر تو وہ طوفان بے تمیزی برپا کیا گیا کہ وہاں کی پولیس وہاں کے حکام کو انتظام قائم رکھنے اور حضرت مسیح موعودؑ اور ان کے خدام کی حفاظت کا خاص طور پر انتظام کرنا پڑا آپ کی گاڑی پر دور تک پتھروں کی بارش ہو رہی تھی حضرت مسیح موعودؑ ان تمام حالات میں پورے مطمئن اور مستقیم الاحوال تھے نہ انہیں کسی قسم کا خوف تھا اور نہ غم و غصہ بلکہ آپ کے رحم و لطف کے جذبات جوش میں تھے اور مسلمانوں کی اس حالت پر افسوس کرتے تھے۔ کسی شخص کو آپ نے سختی اور برہمی سے جواب نہ دیا‘‘

سامعین! مخدوم الملت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ کی شہادت بھی سماعت فرمائیے آپ فرماتے ہیں:-

’’میں دہلی، پٹیالہ، لدھیانہ، امرتسر، سیالکوٹ کپورتھلہ اور جالندھر کے سفروں میں ساتھ رہا ہوں کیا کیا ناگوار موقعے پیش آئے اور اس اسد اللہ الغالب نے کس بے التفاتی سے انہیں دیکھا۔ میں حلفاً کہتا ہوں مجھے انہیں اداؤں نے اور کہیں کا نہیں رکھا ہر روز قوم ناسپاس کی طرف سے ایک دل دکھانے والی بات تحریراً واقع ہو جاتی ہے مگر ماموران الٰہی کے قدم میں ذرا لغزش پیدا نہیں ہوتی۔‘‘

سامعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صبر و تحمل کا ایک اور واقعہ سماعت فرمائیے۔ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ اپنی کتاب سیرت حضرت مسیح موعودؑ میں اس واقعہ کو مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ کے حوالہ سے درج کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

’’میر عباس علی صاحب کے نام سے سلسلہ میں نئے آنے والے لوگ بہت کم ہی واقف ہو سکتے ہیں۔ میر صاحب ایک انگریزی خوان لودھانہ کے صوفی تھے اور شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ نہایت محبت و اخلاص کا دعویٰ رکھتے تھے۔ براہین احمدیہ کی اشاعت میں انہوں نے بہت محنت کی۔ مگر دعوائے مسیحیت کے ساتھ ان کو بدظنی ہوئی اور کوئی پنہانی معصیت انہیں انکار و تکذیب کی طرف لے گئی۔ جالندھر کے مقام پر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور بیٹھے ہوئے اعتراضات کر رہے تھے۔ حضرت مخدوم الملت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ اور مجھے خود انہوں نے ہی یہ واقعہ سنایا۔ مولانا نے فرمایا کہ میں دیکھتا تھا کہ میر عباس علی صاحب ایک اعتراض کرتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت شفقت و رأفت اور نرمی سے اس کا جواب دیتے۔ تھے۔ اور جوں جوں حضرت صاحب اپنے جواب اور طریق خطاب میں نرمی اور محبت کا پہلو اختیار کرتے میر صاحب کا جواب بڑھتا جاتا یہاں تک کہ وہ کھلی بے حیائی اور بے ادبی پر اتر آیا اور تمام تعلقات دیرینہ اور شرافت کے پہلوؤں کو ترک کر کے تو تو میں میں پر آ گیا۔ میں دیکھتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حالت میں اسے یہی فرماتے کہ جناب میر صاحب آپ میرے ساتھ چلیں میرے پاس رہیں اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کوئی نشان ظاہر کر دے گا اور آپ کی راہنمائی کریگا۔ وغیرہ وغیرہ مگر میر صاحب کا غصہ اور بے باکی بہت بڑھتی گئی۔

مولوی صاحب کہتے ہیں کہ میں حضرت کے حلم اور ضبط نفس کو دیکھتے ہوئے بھی میر عباس علی صاحب کی اس سبک سری کو برداشت نہ کر سکا اور میں جو دیر سے پیچ و تاب کھا رہا تھا اور اپنے آپ کو بے غیرتی کا مجرم سمجھ رہا تھا کہ میرے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اس طرح پر حملہ کر رہا ہے اور میں خاموش بیٹھا ہوں مجھ سے نہ رہا گیا۔ اور میں باوجود اپنی معذوری کے اس پر لپکا اور للکارا اور ایک تیز آواز اس پر کسا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اٹھ کر بھاگ گیا۔ حضرت مولوی صاحب فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ضبط نفس اور حلم کا جو نمونہ دکھایا میں اسے دیکھتا تھا اور اپنی حرکت پر منفعل ہوتا تھا۔ مگر مجھے خوشی بھی تھی کہ میں نے اپنے آپ کو بے غیرتی کا مجرم

نہیں بتایا کہ وہ میرے سامنے حضرت کی شان میں **ناگفتنی بات** کہے اور میں سنتا رہوں گو بعد کی **معرفت** سے مجھ پر یہ کھلا کہ حضرت کا ادب میرے اس جوش پر غالب آنا چاہئے تھا۔

یہ واقعہ اپنی سادگی کے لحاظ سے بالکل معمولی معلوم ہوتا ہے۔ مگر ہم اپنے نفس پر غور کریں کہ کیا ہم اپنے نفس پر ایسا ہی قابو رکھ سکتے ہیں جب کہ ایک شخص جو **مخالف الرائے** ہو ہمارے خلاف کوئی بات ہمارے منہ پر کہے **خصوصاً** ایسی حالت میں کہ اس میں حق کی نہیں **بلکہ** غضب اور تاریک عداوت کی مرارت بھی ملی ہوئی **ہو** اور اس کا انداز سخن شرافت اور اخلاق کے عام معیار سے بھی گرگیا ہو" (سیرت مسیح موعودؑ صفحہ 446)

صحابہ کو صبر کی تلقین

1) ......حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب **ایم اے** رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قادیان میں ایک **صاحب** محمد عبداللہ ہوتے تھے جنہیں پروفیسر کہہ کر **پکارتے** تھے وہ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن بہت **مخلص** تھے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو مختلف قسم کے **نظاروں** کی تصویریں دکھا کر اپنا پیٹ پالا کرتے تھے مگر **جوش** اور غصہ میں بعض اوقات اپنا توازن کھو بیٹھتے **تھے**۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں کسی نے بیان کیا کہ فلاں مخالف نے حضور کے متعلق فلاں جگہ بڑی سخت زبانی سے کام لیا ہے اور حضور کو **گالیاں** دی ہیں۔ پروفیسر صاحب طیش میں آکر بولے کہ اگر میں ہوتا تو اس کا سر پھوڑ دیتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بے ساختہ فرمایا:

"نہیں نہیں!! ایسا نہیں چاہئے ہماری تعلیم صبر اور نرمی کی ہے"

2) ......حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب سیرت مسیح موعودؑ کے صفحہ 113 میں **یہ واقعہ** درج فرماتے ہیں کہ:-

"میرٹھ سے احمد حسین شوکت نے ایک اخبار **شحنہ ہند جاری** کیا ہوا تھا۔ یہ شخص اپنے آپ کو مجدد السنہ کہا **کرتا تھا**۔ حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت میں اس نے اپنے **اخبار کا ایک ضمیمہ** جاری کیا۔ جس میں ہر قسم کے گندے **مضامین** مخالفت میں شائع کرتا اور اس طرح پر **جماعت کی دل آزاری** کرتا۔ میرٹھ کی جماعت کو خصوصیت سے **تکلیف** ہوتی کیونکہ وہاں ہی وہ گندہ **پرچہ** نکلتا تھا۔ **۱۲ اکتوبر ۱۹۰۲ء** کا واقعہ ہے کہ میرٹھ کی جماعت کے **پریزیڈنٹ** جناب شیخ عبدالرشید صاحب جو ایک معزز زمیندار اور تاجر ہیں تشریف فرما تھے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے **ارادہ** کیا ہے کہ ضمیمہ شحنہ ہند کے توہین آمیز مضامین پر **عدالت** میں نالش کردوں۔ حضرت حجۃ اللہ نے فرمایا:

"ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے۔ یہ گناہ **میں داخل** ہوگا اگر ہم خدا کی تجویز پر تقدم کریں اس **لئے ضروری** ہے کہ صبر و برداشت سے کام لیں"

پوری جماعت کو صبر اور برداشت کی تلقین

سامعین! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف یہ کہ خدا کی راہ میں انتہائی درجہ صبر و استقلال دکھایا ہے بلکہ اپنے ماننے والوں کو بھی اخلاق حسنہ کے اس زیور سے آراستہ فرمایا ہے۔ آپ ہر موقعہ پر جہاں احباب جماعت کی دل آزاری ہوتی یہی نصیحت فرماتے کہ تم صبر و استقلال سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت تمہارے شامل حال ہوگی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ نصیحت دراصل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی اتباع میں تھی کہ ان اللہ مع الصابرین یعنی اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ وقت کی رعایت سے سیرت طیبہ کا ایک واقعہ پیش ہے۔

"ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے گاؤں میں ایک مولوی جو مدرسہ میں ملازم ہے سخت مخالف ہے اور مجھے بہت تکلیف دیتا ہے۔ حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کی تبدیلی وہاں سے کردے۔ حضرت اقدس نے اس موقع پر تبسم فرمایا اور پھر اس طرح سمجھایا کہ:

"اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ اگر تکالیف نہ پہنچیں تو پھر ثواب کیونکر ہو۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ برس دکھ اٹھائے۔ تم لوگوں کو اس زمانے کی تکالیف کی خبر نہیں۔ اور نہ وہ تم کو پہنچیں ہیں۔ مگر آپ نے صحابہ کو صبر ہی کی تعلیم دی آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے۔ ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھو گے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر نہ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے۔ اب اس وقت یہ لوگ تمہیں تھوڑے دیکھ کر دکھ دیتے ہیں مگر یہ جماعت جب کثیر ہو جائے گی تو یہ سب خود ہی چپ ہو جائیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو یہ لوگ دکھ نہ دیتے اور دکھ دینے والے پیدا نہ ہوتے مگر خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ تھوڑی مدت صبر کے بعد دیکھو گے کہ کچھ بھی نہیں ہے جو شخص دکھ دیتا ہے یا توبہ کرلیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے۔ کئی خط اس طرح کے آتے ہیں کہ ہم گالیاں دیتے تھے اور ثواب جانتے تھے لیکن اب توبہ کرتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں۔ صبر بھی ایک عبادت ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے۔ یعنی ان پر بے حساب انعام ہوں گے۔ یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے دوسری عبادت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے۔ جب ایک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دکھ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہے اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ صبر جیسی کوئی شے نہیں ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کی نظر میں

سامعین! اب آخر پر دو اقتباس پیش کر کے اپنے مضمون کو ختم کروں گا۔ حضرت مولانا یعقوب علی صاحب عرفانیؓ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ضبط نفس اور صبر و تحمل کے متعلق آپ کی ہی شہادت اپنی کتاب سیرت مسیح موعودؑ میں درج فرماتے ہیں۔

"مجال ہے آپ کسی دشمن کا ذکر نہیں کرتے اور جو کسی کی تحریک سے ذکر آجائے تو بُرے نام سے یاد نہیں کرتے۔ یہ ایک بین ثبوت ہے کہ آپ کے دل میں کوئی جلانے والی آگ نہیں۔ ورنہ جس طرح کی ایذا قوم نے دی ہے اور جو سلوک مولویوں نے کیا ہے اگر آپ اسے واقعی دنیا دار کی طرح محسوس کرتے تو رات دن کڑھتے رہتے اور ادھیڑ کر انہیں کا مذکور درمیان لاتے اور یوں حواس پریشان ہوجاتے اور کاروبار میں خلل آجاتا...... مگر ایک مجسٹریٹ کی طرح جو اپنی مفوضہ ڈیوٹی سے فارغ ہوکر پھر کسی کی ڈگری یا ڈسمس یا سزا سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور نہ اسے درحقیقت کسی سے ذاتی لگاؤ یا اشتعال ہوتا ہے اسی طرح حضرت تحریر میں ابطال باطل اور احقاق حق کے لئے لوجہ اللہ لکھتے ہیں۔ آپ نے نفس کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ ایک روز فرمایا میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے بیٹھکر میرے نفس کو گندی سے گندی گالی دیتا رہے آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔ آپ کی استقامت اور قوت قلب اولوالعزم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرح کسی ترہیب اور رعب انداز نظارہ سے متاثر نہیں ہوتی۔ کوئی ہولناک واقعہ اور غم انگیز سانحہ آپ کی توجہ کو منتشر اور مفوض کام سے غافل نہیں کرسکتا۔ اقدام قتل کا مقدمہ جسے پادریوں نے برپا کیا اور جن کی تائید میں بعض ناعاقبت اندیش نام کے مسلمان اور آریہ بھی شامل ہوگئے تھے ایک دنیادار کا پتہ پگھلا دینے اور اس کا دل پریشان اور حواس مختل کردینے کو کافی تھا مگر حضرت کے کسی معاملہ میں، لکھنے میں، معاشرت میں، باہر خدام سے کشادہ پیشانی اور رافت سے ملنے میں غرض کسی حرکت و سکون میں کوئی فرق نہ آیا کوئی آدمی قیاس بھی نہیں کرسکتا تھا کہ آپ پر کوئی مقدمہ ہے کسی خوفناک رپورٹ کو جو کسی وقت کسی دوست کی طرف سے پہنچی ہے (کہ فلاں شخص نے یہ مخبری کی ہے اور فلاں جگہ بڑی سے بڑی سازشیں آپ کے خلاف ہورہی ہیں اور فلاں شخص شملہ کے پہاڑوں سے سرٹکراتا اور ماتھا پھوڑتا پھرتا ہے کہ آپ کے دامن عزت پر اپنے ناپاک خون کا کوئی دھبہ ہی لگادے) کبھی آپ نے مرعوب دل سے نہیں سنا آپ ہمیشہ فرماتے ہیں کہ کوئی معاملہ زمین پر واقع نہیں ہوتا جب تک پہلے آسمان پر طے نہ ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے ارادہ کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا اور وہ اپنے بندہ کو ذلیل اور ضائع نہیں کریگا۔ یہ ایک ایسا رکن شدید ہے کہ جو ہر مصیبت میں آپ کا حصن حصین ہے۔ میں مختلف شہروں اور ناگوار نظاروں میں آپ کے ساتھ رہا ہوں دہلی کے ناشکر گزار جلد باز مخلوق کے مقابل، پٹیالہ جالندھر، کپورتھلہ، امرتسر، لاہور اور سیالکوٹ کے مخالفوں کی متفق اور منفرد دل آزار کوششوں کے مقابل میں آپ کا حیرت انگیز صبر اور حلم اور ثبات دیکھا ہے کبھی آپ نے خلوت میں یا جلوت میں ذکر تک نہیں کیا کہ فلاں شخص یا فلاں قوم نے ہمارے خلاف یہ ناشائستہ حرکت کی اور فلاں نے زبان سے یہ نکالا میں صاف دیکھتا تھا کہ آپ ایک پہاڑ ہیں کہ ناتواں پست ہمت چوہے اس میں سرنگ کھود نہیں سکتے"

مخدوم الملت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ، ہاں وہ خوش نصیب اور قابل رشک انسان جس کو تیس سال سے بھی زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جری اللہ فی حلل الانبیاء کا قرب نصیب رہا آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کس ایمان و یقین کے ساتھ فرماتے ہیں۔ فرمایا:

"وہ انسان اور کامل انسان جس پر اس دنیا کی آگ نہ اس دنیا کی آفات اور مکروہات کی آگ یہاں کچھ بھی اثر نہیں کرسکی وہ وہی مومن ہے جسے دوزخ کہے گی کہ اے مومن گزر جا کہ تیرے نور نے میری نار کو بجھادیا۔ اے بہشت کو دونوں جیبوں میں اسی طرح موجود رکھنے والے برگزیدہ خدا جس طرح آج کل لوگ جیبوں میں گھڑیاں رکھتے ہیں تو یقیناً خدا سے ہے۔ ہاں تو اس کثیف اور مکروہ دنیا کا نہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ یہ دنیا اپنی آفات اور اپنے امتحانات کے پہاڑ تیرے سر پر توڑتی ہے اور وہ یوں تیرے اوپر سے ٹل جاتے ہیں جیسے بادل سورج کی تیز شعاعوں سے پھٹ جاتے ہیں۔ لاکھوں انسانوں میں یہ تیرا نرالا قلب اور فوق العادت ہمت اور سکون اور ٹھہرا ہوا مزاج جو تجھے بخشا گیا ہے یہ کس بات کی دلیل ہے؟ یہ اس لیے ہے کہ تو صاف تجھ کر پہچانا جائے کہ تو زمینی نہیں ہے بلکہ آسمانی ہے۔ ہاں اس زمین کے فرزندوں نے تجھے نہیں پہچانا حق تو یہ تھا کہ آنکھیں تیری راہ میں فرش کرتے اور دلوں میں جگہ دیتے کہ خدا کا موعود خلیفہ اور حضرت خاتم النبیین ﷺ کا خادم اور اسلام کو زندہ کرنے والا ہے" (سیرۃ مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

بھارت کی مختلف جماعتوں میں

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ

چنتہ کنٹہ (آندھرا)......مورخہ 20 فروری بمقام مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم سراج احمد صاحب سابق امیر چنتہ کنٹہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم انور احمد B نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم محمد عثما صاحب آف وڈمان، مکرم شمس الدین صاحب، مکرم محمود احمد صاحب بابو، مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے مختلف عناوین کے تحت سیرت سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پر تقاریر کیں۔ آخر پر خاکسار کی تقریر ہوئی بعدہ صدر جلسہ نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (پی ایم محمد رشید)

کوٹپلہ (اڑیسہ)......مورخہ ۲۰ فروری بروز بدھ مسجد احمدیہ کوٹ پلہ میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار نے پیشگوئی کا متن سنایا۔ مکرم عبدالستار صاحب نے حضرت المصلح الموعودؓ کے اوصاف اور کارنامے بیان کئے۔ عزیزم شبیر خان صاحب نے بھی سیرت پر تقریر کی۔ خاکسار نے صدارتی خطاب کے بعد دعا کروائی اور جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ (شمس الدین خان معلم وقف جدید)

جالندھر (پنجاب)......الحمد للہ جالندھر شہر میں جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ بڑی شان کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی خوبیوں اور آپ کے کارناموں کو نومبائعین کے سامنے رکھا۔ دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شمس الدین امروہی مبلغ جالندھر)

بھدروہ (کشمیر)......زیر صدارت مکرم باسط رشید صاحب گنائی جلسہ منعقد ہوا۔ شفقت حفیظ صاحب فانی نے پیش گوئی مصلح موعودؓ سنائی۔ تقریر مکرم ظفر اللہ عزیز صاحب، مکرم مظفر احمد صاحب اور خاکسار نے کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ پندرہ تاریخ کو خدام نے ایک وقار عمل بھی کیا۔ (جوہر حفیظ فانی قائد مجلس)

کشن گڑھ (راجستھان)......۲۰ فروری کو کشن گڑھ میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ پہلی تقریر ناصر علی نے کی دوسری تقریر مکرم یعقوب علی صاحب صدر جماعت کشن گڑھ کی ہوئی۔ بعدہ مکرم صدام صاحب اور مکرم یوسف صاحب نے اظہار خیال کیا۔ خاکسار کی تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (سلیم احمد سہارنپوری سرکل انچارج کشن گڑھ)

☆ ۲۰ فروری کو ہی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بھی جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرمہ زرین امجد صاحبہ کی زیر صدارت رکھا گیا۔ یاسمین، نصیرہ بیگم صاحبہ، سلمہ پروین، جمیلہ بیگم، نجمہ بیگم اور محترمہ نصیرہ خاتون صاحبہ نے تقاریر میں حصہ لیا۔ آخر پر صدر جلسہ نے خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ (نصیرہ خاتون اہلیہ سلیم احمد معلم کشن گڑھ)

جمیعۃ العلماء کے مولانا مسعود مدنی پر پیسے لے کر ایمان بیچنے کا الزام
مسلمانوں نے دھکے مار کر مسجد اور مدرسے سے باہر نکال دیا

ہری دوار بچاؤ تحریک کے اگرنی کانگریسی نیتا مولانا مسعود مدنی کے ذریعہ لانڈھورا ودھان سبھا سیٹ پر سپا کے امیدوار کی حمایت کرنے سے مسلم سماج میں تیکھا ردعمل ہوا ہے۔ کئی ایک جگہ پر مسلمانوں کی مخالفت کی وجہ سے انہیں بھاگنا پڑا۔ گاؤں ننگلا امارتی اور لانڈھورا میں انہیں مسلمانوں نے نماز تک ادا کرنے نہیں دی۔

غور طلب ہیکہ آج اچانک مولانا مسعود مدنی کانگریس چھوڑ سپا خیمے میں چلے گئے اور انہیں گاؤں بجھولی وننگلا امرتی ولانڈھوڑا میں سپا کے امیدوار کی حمایت کرنے کی بات کہی تو مسلم معاشرے نے انکی بھاری مخالفت کی اور گاؤں زبردست پور اور لانڈھورا میں ان کے ساتھ بدتمیزی کی گئی جس سے مولانا مسعود مدنی کو ان گاؤں سے بھاگنا پڑا۔

وہیں دوپہر میں جب وہ مدرسہ امداد الاسلام پہنچے تو وہاں بھی سینکڑوں لوگ پہنچ گئے اور ان کے ساتھ بدتمیزی کی گئی اور انہیں مدرسے کی مسجد میں نماز تک ادا کرنے نہیں دی گئی۔ بعد میں انہوں نے سپا امیدوار کی آنا فانا جھنڈا چوک میں کی گئی نکڑ جلسہ میں کہا کہ وہ آج بھی کانگریسی ہیں وہ تو صرف لانڈھوڑا سیٹ پر ایس پی سنگھ کی مخالفت کر رہے ہیں۔

جس پر وہاں موجود لوگوں نے مولانا مسعود مدنی کے خلاف نعرے لگانے شروع کر دئے جس سے مولانا کو بیچ میں بھاگنا پڑا۔ وہیں دوسری طرف جھوجھا برادری کے کئی لوگوں نے مولانا مسعود مدنی پر پیسہ لے کر لانڈھوڑا سیٹ پر سپا کا پرچار کرنے کا الزام بھی لگایا۔ علاقے کے ڈاکٹر اسلام مستقیم شہزاد، سعید حسن، سرفراز احمد، راشد علی، فرقان، عرفان، ارشد وغیرہ نے مولانا مسعود مدنی کو دولت کا لالچی بتایا اور کہا کہ مولانا نے سپا کی حمایت کر کے اور دولت لے کر اپنا ایمان بیچ دیا ہے جس سے اب علاقے کا مسلمان انکے بہکاوے میں آنے والا نہیں ہے۔

(روزنامہ 'جاگرن' 11 فروری 2002ء)

مرد یا عورت شادی کئے بغیر ساتھ ساتھ رہ سکتے ہیں (الہ آباد ہائی کورٹ کا فیصلہ)

نئی دہلی ۵ مارچ (یو این آئی) الہ آباد ہائی کورٹ نے اپنے ایک فیصلہ میں شادی کے ادارہ اور اس کے تقدس پر کوئی رائے زنی نہ کرتے ہوئے شادی کئے بغیر ساتھ ساتھ رہنے کے کسی شہری کے حق کو تسلیم کیا ہے۔ یہ فیصلہ ایک ۲۱ سالہ خاتون کی عذرداری کی سماعت کرتے ہوئے دیا گیا جس مین ہندوستان کے آئین کی دفعہ ۱۹ اور ۲۱ کے ذریعہ اسے دئے گئے حقوق کو برقرار رکھا گیا ہے یہ اطلاع ایک سرکاری بیان میں دی گئی۔ بیان کے مطابق پائل کٹرہ بنام سپرنٹنڈنٹ ناری نکیتن آگرہ مقدمہ ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا کہ مرد یا عورت اگر چاہیں تو شادی کئے بغیر ساتھ ساتھ رہ سکتے ہیں۔ تاہم اس فیصلہ میں شادی کے ادارہ اور اس کے تقدس کے بارے میں کوئی رائے زنی نہیں کی گئی ہے۔

ایودھیا میں کشیدگی کی وجہ سے مسلمان بھاگنے لگے
انتہائی سخت سیکورٹی کے باوجود یہ لوگ اپنے مستقبل کے متعلق فکرمند

ایودھیا 5 مارچ (یو این آئی) ایودھیا کے مسلمان بڑھتی ہوئی کشیدگی کی وجہ سے مبینہ طور پر بھاگنے لگے ہیں کیونکہ وشو ہندو پریشد کے ساتھ حکومت ہند کی بات چیت کی ناکامی اور گجرات کے فساد نے انہیں غیر یقینی صورت حال سے دوچار کر دیا ہے۔

یہاں تقریباً ایک لاکھ کی آبادی میں سات فیصد مسلمان ہیں جو انتہائی سخت سیکورٹی کے باوجود یہ سوچ کر سخت پریشان ہیں کہ پتہ نہیں وشو ہندو پریشد اب کیا قدم اٹھائیں گے۔ ایک مقامی شخص نے نام نہ ظاہر کرنے کی درخواست کے ساتھ کہا کہ "لوگ مندر مسجد جھگڑے سے تنگ آچکے ہیں اور لیڈروں کے بیانات سے اب ہم اوبنے لگے ہیں ہرچند ہم نے ابھی علاقہ نہیں چھوڑا اور جن لوگوں نے اپنے گھر والوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا ہے وہ انہیں واپس لانے کے موڈ میں نہیں کیونکہ وہ کارسیوکوں پر بھروسہ نہیں کر سکتے"

پولیس سپرنٹنڈنٹ راجندر سنگھ نے بہرحال اس بات کی تردید کر دی ہے کہ لوگ بھاگ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ انہیں مکمل سلامتی فراہم کر رہے ہیں اور میں یقین دلا سکتا ہوں کہ انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی مسٹر سنگھ نے کہا کہ ریل گاڑیوں اور سڑک کے راستے آمد پر روک لگانے سے کارسیوکوں کی تعداد میں نمایاں کمی آئی ہے اور جو رہ گئے ہیں انہیں بھی دو دو ہزار کی تعداد میں ہٹایا جا رہا ہے اور خبردار کیا جا رہا ہے کہ جو رہ جائیں گے انہیں گرفتار کر لیا جائیگا۔

افغانستان مین زلزلہ سے 100 افراد ہلاک بھاری تعداد میں لاپتہ
زمین کھسکنے سے پہاڑوں کے درمیان آباد دو دیہات بری طرح متاثر

اسلام آباد 4 مارچ افغانستان کے شمالی حصے کے دور افتادہ گاؤں میں اتوار کو آئے زلزلہ کی وجہ سے زمین کھسکنے سے تقریباً 100 افراد کے مارے جانے اور بھاری تعداد میں لوگوں کے لاپتہ ہونے کا اندیشہ ہے اقوام متحدہ کے عالمی خوراک پروگرام کے ایک ترجمان خالد منصور نے آج بتایا کہ زبردست طریقے پر زمین کھسکنے سے پہاڑوں کے درمیان آباد دو گاؤں بری طرح متاثر ہوئے۔ مقامی حکام کے مطابق اس واقعہ میں تقریباً 50 افراد مارے گئے اور 100 دیگر لاپتہ ہو گئے ہیں۔ ان کے ملبے میں دبے ہونے کا اندیشہ ہے۔

یہ گاؤں سمنگن صوبہ میں ہے۔ اتوار کو آئے اس زلزلے کی شدت ریکٹر اسکیل پر 7.2 تھی اور اسے تاجکستان سے ہندوستان تک محسوس کیا گیا۔ کل دیر رات تک کم از کم پانچ افراد کے مارے جانے اور اکتیس دیگر کے زخمی ہونے کی خبر تھی۔

دینی نصاب برائے مجلس انصار اللہ بھارت سال ۲۰۰۲ء

امتحان دینی نصاب برائے سال ۲۰۰۲ء مجلس انصار اللہ بھارت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ قرآن مجید باترجمہ پارہ لا یحب اللہ سورہ المائدہ آیت نمبر ۵ تا ۸۳ ...... ۵۰ نمبر

☆ کتاب پیغام صلح مکمل ......۲۵ نمبر

☆ دینی معلومات کا بنیادی نصاب صفحہ ۱ تا ۲۹ ......۲۵ نمبر

نوٹ:۔ اپنے طور پر مطالعہ کے لئے سال رواں کے دوران کتاب تبلیغ ہدایت از صفحہ ۱۔ ا تا ۱۹۹ مقرر کی گئی ہے۔ جس کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔

☆ اس سال اس امتحان کی تاریخ ماہ اپریل کا آخری اتوار مقرر کی گئی ہے جو ۲۸-۴-۲۰۰۲ ہے

نوٹ:۔ جن مجالس کی طرف سے مجوزہ دینی نصاب کی کتب کا آرڈر ملے گا ان کی طرف سے آرڈر ملنے پر کتب قیمتاً دفتر مہیا کر دے گا۔ انشاء اللہ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

صوبہ ہریانہ کی مختلف جماعتوں میں

عیدالاضحیہ کی مبارک تقریب

روہتک ...... اس سال روہتک شہر میں پہلی مرتبہ عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کی گئی۔مکرم اعجاز احمد صاحب معلم نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔اردگرد کے دیہاتوں کے نومبائعین اس سنٹر میں نماز عید ادا کرنے کے لئے تشریف لائے۔عید کے بعد احباب کی تواضع کی گئی۔

اوگالن ...... ٹھیک نو بجے نماز عید مکرم مولوی رفیق احمد صاحب بیگ مدرس مدرسۃ المعلمین نے مکرم شریف احمد صاحب کے مکان کے کھلے صحن میں پڑھائی۔خطبہ کے بعد حاضرین نے پرتپاک انداز میں ایک دوسرے کو گلے ملکر مبارکباد دی۔

ملک پور ...... جماعت احمدیہ ملک پور میں مکرم صداقت حسین صاحب معلم ملکپور نے نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ عید کی نماز مکرم مانگے خان صاحب کے گھر پر ادا کی گئی۔

باس ...... احمدیہ مشن میں ٹھیک ساڑھے نو بجے مکرم سید عبدالمؤمن صاحب نے نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ مستورات کے لئے الگ انتظام تھا۔خطبہ اور دعا کے بعد احباب نے مصافحہ اور معانقہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کو خوشی اور مسرت سے عید مبارک کا تحفہ پیش کیا۔

جیند ...... باوجود بارش کے مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔مسجد کے باہر بھی احباب نے نماز ادا کی۔خاکسار نے نماز عید پڑھائی اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کے حوالہ سے خطبہ عید دیا۔بارش کی وجہ سے کافی احباب مسجد میں ہی رکے رہے اور ایم ٹی اے کے دلچسپ پرگرام دیکھتے رہے۔بعد خطبہ احباب کی تواضع بھی کی گئی۔جملہ انتظامات کے لئے مکرم سجاد احمد صاحب اور ماسٹر شیر علی صاحب نے خصوصی تعاون دیا۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(طاہر احمد طارق مبلغ انچارج جیند زون)

درخواست ہائے دعا

☆محترمہ مریم بی صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی جمال الدین صاحب ساگر کرناٹک دینی دنیاوی ترقیات حصول صحت و تندرستی، مقبول اعمال صالحہ کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔اعانت بدر۔۲۰۰ روپے

☆امیر احمد صاحب چنتہ کنٹہ صحت وتندرستی اہل وعیال کی دینی ودنیوی ترقیات، کاروبار میں ترقی وبرکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔اعانت بدر ۵۰ روپے۔

☆لئیق احمد صاحب چنتہ کنٹہ بچوں کے سالانہ امتحان ہونے والے ہیں امتحان میں کامیابی، کاروبار میں برکت کے لئے نیز چھوٹے بھائی مبارک احمد صاحب کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے صالحہ، خادمہ دین، درازی عمر، صحت وتندرستی کے لئے۔اعانت۔۲۰۰ روپے۔

☆محمد عبدالعزیز صاحب چنتہ کنٹہ اپنی اور اہل وعیال، والدہ صاحبہ کی صحت وتندرستی نیز بڑی بچی طاہرہ پروین انٹرمیڈیٹ کے پہلے سال کا سالانہ امتحان دے رہی ہے نمایاں کامیابی کے لئے۔اعانت بدر ۵۰ روپے۔

☆سیدہ قدسیہ ناصر صاحبہ اپنے شوہر مکرم ناصر طارق صاحب کی صحت وسلامتی دینی ودنیوی ترقیات اور اپنی اور اپنے بچے حاشر احمد طارق کی صحت وتندرستی کے لئے۔اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

☆محترمہ صفیہ حبیب صاحبہ حال نزیل جڑچرلہ اپنی اور اپنے شوہر وبچوں کی صحت وسلامتی بچوں کے سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی، نیز دینی ودنیاوی ترقیات کے لئے۔اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

☆میر احمد صاحب افضل حال نزیل جڑچرلہ اپنی صحت وتندرستی اور کاروبار میں غیر معمولی برکت کیلئے۔اعانت ۱۰۰ روپے۔

☆میر احمد صاحب فاروق اپنی اپنے اہل وعیال کی صحت وسلامتی بچوں کے سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے اور کاروبار میں برکت، دینی ودنیاوی ترقیات، والدہ اور بھائی کی صحت وسلامتی کیلئے۔اعانت ۵۰ روپے۔

☆طارق بشیر صاحب چنتہ کنٹہ دسویں کا سالانہ امتحان مارچ کے وسط سے شروع ہو رہا ہے اعلیٰ کامیابی کے لئے نیز ہاتھ کے انگوٹھے میں چوٹ آئی ہے شفایابی کے لئے۔اعانت بدر ۵۰ روپے۔

(ازطرف نصیر احمد خادم نمائندہ بدر)

تصحیح: بدر مجریہ ۱۳ مارچ ۲۰۰۲ کے صفحہ ۲۰ کالم ۲۔۳ میں نیچے سے ۸ویں سطر میں غلطی سے ۱۹۷۴ کی بجائے ۱۹۴۷ شائع ہوا ہے۔قارئین اس کی تصحیح فرمالیں۔(ادارہ)

بہار کی ڈائری

خاکسار چھ جنوری تا چھ فروری مکرم مولوی محمد مقبول صاحب طاہر کے ہمراہ بہار کے دورہ پر رہا چندوں کی وصولی کے ساتھ ساتھ متعدد تبلیغی وتربیتی جلسے منعقد ہوئے۔

☆الحمدللہ صرف اسی ایک دورہ میں چالیس ہزار سے زائد چندوں کی وصولی ہوئی۔

☆اللہ کے فضل سے ایک سوتیئیس نئی جماعتیں نومبائعین کی چندوں میں شامل ہوئیں۔

☆اس دورہ میں تقریباً بیس ہزار افراد جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہوئے۔ضلع بیتیا میں ایک گاؤں پورا احمدیت میں داخل ہوا جس کی تعداد پانچ سو سے زائد ہے۔پنیری گاؤں میں بھی پانچ سو سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ یہ علاقہ ضلع سیوال (بہار) میں ہے۔

☆اسی طرح ضلع کٹیہار میں تین ہزار سے زائد بیعتیں ہوئیں۔اور دو مسجد بنی بنائی جماعت کو ملی۔الحمدللہ۔ایک وکیل محمد سعید صاحب ایڈووکیٹ احمدیت میں داخل ہوئے۔بیتیا شہر میں ڈاکٹر صاحبان وکیل اور کئی اساتذہ اب تک احمدیت میں شامل ہو چکے ہیں۔

(سید فیروز الدین نگران دعوت الی اللہ بہار)

سرکل موتی ہاری: الحمدللہ صوبہ بہار میں تبلیغی وتربیتی کاموں میں تیزی کے ساتھ ساتھ نومبائعین کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔اس ماہ میں صرف سرکل موتیہاری میں پانچ ہزار سے زائد سعید روحیں حلقہ بگوش احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہو چکی ہیں۔مکرم نگران صاحب دعوت الی اللہ مورخہ 16 جنوری کو یہاں موتی ہاری تشریف لائے آپ کے ہمراہ مکرم مولوی محمد مقبول صاحب طاہر انسپکٹر بیت المال آمد بھی تھے۔اگلے روز ان ہر دو احباب اور خاکسار پر مشتمل چھوٹا سا قافلہ دورے پر روانہ ہوا۔موتی ہاری سے سو کلومیٹر دور بھیکم پور پہنچ کر وہاں نومبائعین سے چندہ وصول کیا گیا اور ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔بعدہ بھیکم پور سے تیس کلومیٹر دور پیڑی گاؤں پہنچے یہاں بھی چندوں کی وصولی کے ساتھ ساتھ تربیتی جلسہ رکھا گیا۔اس کے بعد ضلع بیتیا کے قریب ایک گاؤں 'بانو چھاپر' میں تربیتی جلسہ کیا گیا۔پھر یہاں سے آگے بڑھکر ہم گاؤں چھوریاں میں پہنچے اور مکرم صدر صاحب بیتیا مکرم شاداب خان صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ رکھا گیا۔پورے گاؤں کے لوگ ہمارے منتظر تھے اور بڑے جوش وخروش سے انہوں نے ہمارا استقبال کیا۔جب تمام حقائق ان کے سامنے تقاریر میں کھول کر رکھے گئے تو محض اللہ کے فضل سے پورا گاؤں جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہو گیا۔بڑا ہی روح پرور نظارہ تھا۔الحمدللہ علیٰ ذالک۔

(طاہر الاختر مبلغ وسرکل انچارج موتی ہاری)

سرکل کشن گنج: مکرم نگران صاحب دعوت الی اللہ بہار کی آمد پر تمام مبلغین ومعلمین کے ہمراہ میٹنگ کی گئی۔کشن گنج سرکل میں اٹھہتر جماعتیں قائم ہو چکی ہیں جو اللہ کے فضل سے نظام بیت المال سے بھی وابستہ ہیں۔

مکرم نگران صاحب دعوت الی اللہ بہار مکرم مولوی محمد مقبول صاحب طاہر، نائب سرکل انچارج کشن گنج اور خاکسار معلم کٹیہار پر مشتمل قافلہ صبح چھ بجے کٹیہار کے لئے روانہ ہوا۔اللہ کے حفظ وامان تلے سفر کرتے ہوئے ہم دانے پور پہنچے۔وہاں مکرم ڈاکٹر آزاد علی صاحب کے مکان پر لوگ دمکتے ہوئے چہروں کے ساتھ جمع ہوئے۔تبلیغ و تقریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ظہور امام مہدی کے بارہ میں تفصیل سے بتایا گیا اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔لوگ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے پھر کیا تھا پورا گاؤں احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو گیا۔سبحان اللہ اس وقت کا نظارہ قابل دید تھا۔ایسا منظر کبھی کبھی دیکھنے میں آتا ہے۔مکرم نگران صاحب نے اسی وقت ایک باثر شخص مکرم ڈاکٹر آزاد علی صاحب کو صدر جماعت منتخب کیا۔اللہ تعالیٰ نومبائعین کو استقامت عطا کرے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔

(سجاد حسین معلم سلسلہ کٹیہار)

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد

اقصی روڈ۔ربوہ۔پاکستان۔

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

دعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی | اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908 - 1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

بقیہ صفحہ : (2)

پیش فرمایا۔نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان ظاہر بین سیاسی اور مفاد پرست علماء نے نہ صرف خدا کے اس فرستادے کی آواز کو ٹھکرادیا بلکہ اس کی مخالفت میں اس کو دکھ پہنچانے میں اور ستانے میں کوئی دقیقہ فرگذاشت نہ کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلامی جہاد کی حقیقت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

’’بعض ناسمجھ جو اسلام پر جہاد کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب لوگ جبراً تلوار سے مسلمان کئے گئے تھے۔افسوس ہزار افسوس کہ وہ اپنی بے انصافی اور حق پوشی میں حد سے گزر گئے ہیں ہائے افسوس ان کو کیا ہو گیا کہ وہ عمداً صحیح واقعات سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ہمارے نبی ﷺ عرب کے ملک میں ایک بادشاہ کی حیثیت سے ظہور فرما نہیں ہوئے تھے تا یہ گمان کیا جاتا کہ چونکہ بادشاہی جبروت اور شوکت اپنے ساتھ رکھتے تھے اس لئے لوگ جان بچانے کے لئے ان کے جھنڈے کے نیچے آ گئے تھے۔

پس سوال تو یہ ہے کہ جبکہ آپ کیلئے اپنی غریبی اور مسکینی اور تنہائی کی حالت میں خدا کی توحید اور اپنی نبوت کے بارے میں منادی شروع کی تھی تو اس وقت کس تلوار کے خوف سے لوگ آپ پر ایمان لے آئے تھے اور اگر ایمان نہیں لائے تھے تو پھر جبر کرنے کے لئے کس بادشاہ سے کوئی لشکر مانگا گیا تھا اور مدد طلب کی گئی تھی۔اے حق کے طالبو! تم یقیناً سمجھو کہ یہ سب باتیں ان لوگوں کی افتراء ہیں جو اسلام کے سخت دشمن ہیں تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش کے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی تب وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا بغیر کسی کے سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پاتا رہا اور اس مصیبت اور یتیمی کے ایام میں بعض لوگوں کی بکریاں چرائیں اور بجز خدا کے اور کوئی متکفل نہ تھا اور پچیس برس تک پہنچ کر بھی کسی چچا نے بھی آپ کو اپنی لڑکی نہ دی کیونکہ جیسا کہ بظاہر نظر آتا ہے آپ اس لائق نہ تھے کہ خانہ داری کے اخراجات سے متحمل ہو سکیں اور نیز محض امی (یعنی ان پڑھ) تھے اور کوئی حرفہ اور پیشہ نہیں جانتے تھے پھر جب آپ چالیس برس کے سن تک پہنچے تو یک دفعہ آپ کا دل خدا کی طرف کھینچا گیا۔ایک غار مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ہے جس کا نام حراء ہے۔آپ اکیلے وہاں جاتے اور غار کے اندر چھپ جاتے اور اپنے خدا کو یاد کرتے ایک دن اسی غار میں آپ پوشیدہ طور پر عبادت کر رہے تھے تب خدا تعالیٰ آپ پر ظاہر ہوا اور آپ کو حکم ہوا کہ دنیا نے خدا کی راہ کو چھوڑ دیا ہے اور زمین گناہ سے آلودہ ہو گئی ہے اس لئے میں تجھے اپنا رسول بنا کر بھیجتا ہوں اب تو اور لوگوں کو متنبہ کر کہ وہ عذاب سے پہلے خدا کی طرف رجوع کریں اس حکم کے سننے سے آپ ڈرے کہ میں ایک امی یعنی ناخواندہ آدمی ہوں اور عرض کیا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا تب خدا نے آپ کے سینہ میں تمام روحانی علوم بھر دئے اور آپ کے دل کو روشن کیا تھا۔آپ کی قوت قدسیہ کی تاثیر سے غریب اور عاجز لوگ آپ کے حلقۂ اطاعت میں آنے شروع ہو گئے اور جو بڑے بڑے آدمی تھے انہوں نے دشمنی پر کمر باندھ لی یہاں تک کہ آخر کار آپ کو قتل کرنا چاہا اور کئی مرد اور کئی عورتیں بڑے عذاب کے ساتھ قتل کر دئے گئے اور آخری حملہ یہ کیا کہ آنحضرت ﷺ کو قتل کرنے کے لئے آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا مگر جس کو خدا بچاوے اس کو کون مارے خدا نے آپ کو اپنی وحی سے اطلاع دی کہ آپ اس شہر سے نکل جاؤ اور میں قدم قدم میں تمہارے ساتھ ہوں گا پس آپ شہر مکہ سے ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر نکل آئے اور تین رات تک غار ثور میں چھپے رہے دشمنوں نے تعاقب کیا اور ایک سراغرساں کو لے کر غار تک پہنچے اس شخص نے غار تک قدم کا نشان پہنچا دیا اور کہا کہ اس غار میں تلاش کرو اس کے آگے قدم نہیں اور اگر اس کے آگے گیا ہے تو پھر آسمان پر چڑھ گیا ہو گا مگر خدا کی قدرت کے عجائبات کی کون حد بست کر سکتا ہے خدا نے ایک ہی رات میں یہ قدرت نمائی کی کہ عنکبوت (یعنی مکڑی۔ناقل) نے اپنی جالی سے غار کا تمام منہ بند کر دیا اور ایک کبوتری نے غار کے منہ پر گھونسلا بنا کر انڈے دے دئے اور جب سراغرساں نے لوگوں کو غار کے اندر جانے کی ترغیب دی تو ایک بڈھا بولا کہ یہ سراغرساں تو پاگل ہو گیا ہے۔میں تو اس جالی کو غار کے منہ پر اس زمانہ سے دیکھ رہا ہوں جب کہ محمد (ﷺ) ابھی پیدا ہی نہیں ہوا تھا اس بات کو سن کر سب لوگ منتشر ہو گئے اور غار کا خیال چھوڑ دیا۔

اس کے بعد آنحضرت ﷺ پوشیدہ طور پر مدینہ میں پہنچے اور مدینہ کے اکثر لوگوں نے آپ کو قبول کر لیا اس پر مکہ والوں کا غضب بھڑکا اور افسوس کیا کہ ہمارا شکار ہمارے ہاتھ سے نکل گیا اور پھر کیا تھا دن رات انہیں منصوبوں میں لگے کہ کس طرح آنحضرت ﷺ کو قتل کر دیں اور کچھ تھوڑا گروہ مکہ والوں کا کہ جو آنحضرت ﷺ پر ایمان لایا تھا وہ بھی مکہ سے ہجرت کر کے مختلف ممالک کی طرف چلے گئے بعض نے حبشہ کے بادشاہ کی پناہ لے لی تھی اور بعض مکہ میں ہی رہے کیونکہ وہ سفر کرنے کے لئے زادِ راہ نہیں رکھتے تھے اور وہ بہت دکھ دئے گئے قرآن شریف میں ان کا ذکر ہے کہ کیونکر وہ دن رات فریاد کرتے تھے۔

اور جب کفار قریش کا حد سے زیادہ ظلم بڑھ گیا اور انہوں نے غریب عورتوں اور یتیم بچوں کو قتل کرنا شروع کیا اور بعض عورتوں کو ایسی بے دردی سے مارا کہ ان کی دونوں ٹانگیں دو رسوں سے باندھکر دو اونٹوں کے ساتھ وہ رسے جکڑ دئے اور پھر ان اونٹوں کو دو مختلف جہات میں دوڑایا اور اس طرح پر وہ عورتیں دو ٹکڑے ہو کر مر گئیں۔

جب بے رحم کافروں کا ظلم اس حد تک پہنچ گیا خدا نے جو آخر اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اپنے رسول پر اپنی وحی نازل کی کہ مظلوموں کی فریاد میرے تک پہنچ گئی آج میں اجازت دیتا ہوں کہ تم بھی ان کا مقابلہ کرو اور یاد رکھو کہ جو لوگ بے گناہ لوگوں پر تلوار اٹھاتے ہیں وہ تلوار سے ہی ہلاک کئے جائیں گے مگر تم کوئی زیادتی مت کرو کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

یہ ہے حقیقت اسلام کے جہاد کی جس کو نہایت ظلم سے بُرے پیرائے میں بیان کیا گیا ہے میں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کس سے یہ سن لیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے، لا اکراہ فی الدین یعنی دین اسلام میں جبر نہیں‘‘ (پیغام صلح صفحہ 26 تا 30) (منیر احمد خادم)

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ (آندھرا) میں

عید الاضحیہ کی مبارک تقریب

مورخہ ۱۰ ذی الحجہ کو عیدگاہ چنتہ کنٹہ میں احباب و مستورات نے اجتماعی عید الاضحیہ کی تقریب منائی۔ٹھیک نو بجے خاکسار پی ایم محمد رشید نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔چنتہ کنٹہ کے علاوہ امر چنتہ، چتاتورو، کرتول کے بعض احباب بھی نماز میں شریک ہوئے۔بفضلہ تعالیٰ بعض غیر احمدی بھی اس تقریب میں شامل تھے۔سایہ کے لئے شامیانہ اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔خطبہ کے بعد احباب نے ایک دوسرے سے گلے لگ کر مبارکباد کا تحفہ پیش کیا بعدہ احمدیہ قبرستان میں اجتماعی دعا ہوئی۔اس خوشی کے موقع پر مجلس انصار اللہ کی طرف سے کھیلوں کا انتظام کیا گیا۔

☆ مورخہ ۱۵ فروری کو بعد نماز مغرب و عشاء ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی۔جس میں مرکز کی طرف سے منتخب شدہ نئے قائد مکرم لئیق احمد صاحب کو استقبالیہ دیا گیا۔اس موقع پر خاکسار نے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بانیٔ خدام الاحمدیہ کے نصائح پڑھ کر سنائے۔(پی ایم محمد رشید مبلغ چنتہ کنٹہ)

نئی دہلی میں منعقدہ پندرہویں عالمی بک فیئر میں

جماعت احمدیہ دہلی کا کامیاب بک اسٹال

ہندوستان کے دارالحکومت نئی دہلی کے پرگتی میدان میں پندرہویں عالمی کتاب میلے میں ہمیشہ کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے اسٹال لگایا گیا۔یہ کتاب میلہ 28 جنوری تا 4 فروری 2002ء منعقد کیا گیا۔سرکاری اعلان کے مطابق تقریباً دس لاکھ لوگ اس کتاب میلہ کو دیکھنے کے لئے آئے۔

الحمد للہ جماعت کے اسٹال میں بھی کل ملا کر کئی ہزار لوگ آئے اردو، ہندی اور انگریزی کے لگ بھگ دو ہزار لٹریچر اور دو سو کے قریب کتابیں مفت تقسیم کی گئیں جس میں عقائد احمدیت بھی شامل ہے۔اسٹال میں چالیس زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم نیز اردو، ہندی، انگریزی، عربی اور فارسی کی لگ بھگ دو سو مختلف کتابیں بھی رکھی گئی تھیں۔کم و بیش گیارہ ہزار کی کتابیں فروخت ہوئیں۔

خدام الاحمدیہ کے تمام ممبران نے خاص دلچسپی لیتے ہوئے اسٹال میں باری باری ڈیوٹی دی۔مکرم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ انچارج دہلی تمام دن اسٹال میں موجود رہے اور متعدد افراد کو پیغام پہنچایا اور تبلیغی گفتگو کی۔مکرم صدر صاحب اور نائب صدر صاحب نے بھی بھرپور تعاون دیا اور اسٹال پر تشریف لائے۔اللہ تعالیٰ سبھی کو جزائے خیر عطا کرے اور اپنے فضل سے اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔(داؤد احمد سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ دہلی)

دعائے مغفرت

خاکسار کی چچازاد بہن سیدہ ام الرضاء صاحبہ مورخہ 02-3-8 کو صبح ساڑھے آٹھ بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے باسٹھ سال کی عمر میں بمقام بھدرک وفات پا گئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ موصیہ، صوم و صلوٰۃ کی پابند، غرباء و مساکین کی خبرگیری کرنے والی، خداترس اور سادہ طبیعت تھیں۔پسماندگان میں چھ بیٹے ایک بیٹی اور مرحومہ کے خاوند ہیں۔اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔آمین

(سید محمد سرور)

بقیہ صفحہ : (8)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت رؤف و رحیم تھے، سخی تھے، مہمان نواز تھے، اشجع الناس تھے۔ابتلاؤں کے وقت جب کہ تمام لوگوں کے دل بیٹھ جاتے تھے آپ شیر نر کی طرح آگے بڑھتے تھے عفو چشم پوشی، فیاضی، خاکساری، وفاداری، سادگی، عشق الٰہی، محبت رسول، ادب بزرگان دین، ایفائے عہد، حسن معاشرت، وقار، غیرت، ہمت، اولوالعزمی خوش روئی اور کشادہ پیشانی آپ کے ممتاز اخلاق تھے۔میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس وقت دیکھا جب میں دو برس کا بچہ تھا پھر میری آنکھوں سے اس وقت غائب ہوئے جب میں ستائیس سال کا جوان تھا مگر میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے آپ سے بہتر آپ سے زیادہ خوش اخلاق آپ سے زیادہ نیک آپ سے زیادہ بزرگانہ شفقت رکھنے والا آپ سے زیادہ اللہ اور رسول کی محبت میں غرق رہنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔آپ ایک نور تھے جو انسانوں کے لئے دنیا پر ظاہر ہوا اور ایک رحمت کی بارش تھے جو ایمان کی لمبی خشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی اور اسے شاداب کر گئی‘‘

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضور علیہ السلام کے اس عظیم الشان اسوہ کو اپنی زندگیوں میں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ☆☆

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air 20 Pound or 40$ U.S.A
60 Mark German
By Sea 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Tel Fax :(0091)01872-20757
Tel Fax:(0091) 01872-21702

Vol:51 Wednesday 20th. March 2002 Issue. No. 12

تحریریں بولتی ھیں

محترم حمید اللہ صاحب افغانی صدر جماعت احمدیہ سہارنپور تحریر فرماتے ہیں:-

''الحمد للہ آج ہم سب لوگ بعافیت ہیں لیکن یہ بھی سچ ہے کہ کل یعنی 2000ء میں احباب جماعت سہارنپور جس ابتلاء سے گزرے ہیں وہ یقیناً تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں ویسے تو یہ پُر آشوب حالات ہمیشہ ہی رہے ہیں لیکن 1999ء سے نہایت زور آور طریقہ سے ہم پر حملہ آور ہوئے ہیں۔

تحفظ ختم نبوت کمیٹی کے زیر اہتمام فتووں اور جلسوں کا آغاز ہر گلی ہر محلہ میں ہو چکا تھا میں نے بھی گھر کے پاس ایک کرایہ کی دوکان لے کر PCO لگایا ہوا تھا مگر علماء سوء کی بدولت عزیز واقرباء کی معرفت کرایہ کی دوکان ہی نہیں بلکہ زرخرید رہائشی گھروں سے بھی بیدخل کرائے جانے کی تحریک زور پکڑ چکی تھی۔ خاکسار کو گالیوں بھرے خط بیرنگ اور لڑکیوں کو اٹھانے کی بلکہ گولی مارنے کی دھمکی ٹیلیفون پر ملنے لگی تھی۔ قصور تھا صرف احمدیت قبول کرنے کا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے کا، بلغ ما انزل الیک کا۔ مگر اللہ نے وعدہ کیا ہوا تھا کہ:-

واللہ یعصمک من الناس۔ اپنے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی۔ اہلیہ کو اور بچگان کو اور ہم سب کو استقامت بخشی۔ کرایہ کی دوکان کی جگہ ملکیت دوکان کی عطا فرمائی معاشرتی اور اقتصادی بائیکاٹ کے باوجود نصرت عطا کی۔ اسی پر بس نہیں کیا بلکہ مفتی محمد اسرار صاحب دارالافتاء مظاہر العلوم سہارنپور نے 14 جون 1999ء ایک فتوٰی جاری کیا جو منسلک ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جس رنگ میں مکرم مفتی صاحب موصوف کی پکڑ کی ہے کہ نام سے پہلے 'مکرم' ہٹا لیا گیا ہے۔ تفصیل درج ذیل اخبار کے تراشے سے معلوم کر لیں''

والسلام

خاکسار حمید اللہ خان

صدر جماعت احمدیہ سہارنپور

الجواب

قادیانی کافر، مرتد، زندیق، گستاخ رسول اور غیر مسلموں (ہندوؤں، یہود ونصاری وغیرہ) سے بھی بہت بدتر ہیں۔ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوۃ کا انکار کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی ملعون و مرتد کو مسیح موعود و مہدی موعود کہتے اور اسکے لئے نبوۃ کو ثابت کرتے ہیں بلکہ اس سے بڑھکر اس ملعون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نعوذ باللہ) کا مظہر (اوتار) قرار دیکر آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام صفات وکمالات کو بلکہ آپ سے بھی زیادہ کمالات وصفات کو اس جاہل کیلئے ثابت کرتے ہیں۔ [illegible] تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان قادیانی مرتدوں گستاخان رسول [illegible] رہیں۔ انسے کسی طرح کا بھی تجارتی ومعاشرتی (آپسی لین دین، بول چال وغیرہ) تعلق نہ رکھیں۔ انکو سلام ومصافحہ کرنا، انکے سلام کا جواب دینا، انکے جنازہ میں شرکت کرنا یا انکو اپنے جنازہ میں شریک کرنا سب ناجائز اور حرام ہے۔ اگر وہ ازخود کسی مسلمان کے جنازہ میں شریک ہوں تو مسلمانوں کو چاہئے کہ انکو روک دیں۔ انکے پی۔سی۔او پر جاکر فون کرنا یا اور کہیں سے انکے یہاں پیغام دینا حرام اور غیرت ملی کے خلاف ہے۔ آپ اپنے متعلقین کو پیغامات کیلئے کسی اور پی سی او کا نمبر دیدیں۔ انکو اپنی کسی شادی، غمی وخوشی کی تقریب میں ہرگز شریک نہ کریں اور نہ انکی شادی وغمی کی تقریب میں شرکت کریں۔ حاصل یہ ہیکہ کسی مسلمان کیلئے قادیانیوں سے کسی قسم کا سماجی سلوک کرنا حرام ہے۔ قادیانی خدا ورسول کے دشمن ہیں اور خدا ورسول کے دشمنوں سے دوستانہ تعلقات رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہوسکتا تعجب ہے آپ مسلمان ہوکر قادیانیوں کو اپنے اہل قرابت کہہ رہے ہیں، قادیانی کسی مسلمان کے اہل قرابت ورشتہ دار نہیں ہوسکتے جو لوگ مسلمان ہوکر ان [illegible] نبوت سے کسی بھی طرح کا ناتا رکھیں گے وہ [illegible] اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو مجرم شمار ہونگے۔ اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو [illegible] محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین

واللہ تعالی اعلم بالصواب

[illegible] مفتی مظاہر علوم سہارنپور
۲۹/۲/۱۹۹۹ء

الجواب صحیح
[illegible] ۲۹/۲/۱۹۹۹ء

الجواب صحیح
[illegible]
۲۹/۲/۱۹۹۹

اسرار کے تار پاکستانی دہشت گرد تنظیم سے جڑے

دلی پولیس کی انٹر سٹیٹ کرائم سیل کے ذریعہ کل سہارنپور سے گرفتار مفتی اسرار کے جس پاکستانی دہشت گرد تنظیم 'حرکت الجہاد الاسلامی' سے تعلقات بتائے گئے ہیں اس تنظیم کا ہیڈ بھی اسی جنپد کے سرساوا قصبے کا پشتینی رہنے والا بتایا جاتا ہے جو لگ بھگ 9 سال پہلے ہندوستان چھوڑ کا خاندان سمیت پاکستان جا بسا تھا۔

قابل ذکر ہے کہ دلی پولیس نے چھ فروری کو دلی کے تھانہ حضرت نظام الدین کے علاقہ سے پاکستانی دہشت گرد عبد المجید عرف نواب ولد عبد القاسم ساکن ٹانڈا الیار حیدر آباد ضلع سندھ کو گرفتار کر لیا تھا۔

نواب نے کڑی پوچھ تاچھ کے بعد پولیس کو بتایا کہ وہ پاکستانی دہشت گرد تنظیم حرکت الجہاد الاسلامی کا رکن ہے اور ان کے ویسے تو بہت سے کارکن ملک بھر میں پھیلے ہیں لیکن سہارنپور کے مدرسہ مظاہر العلوم کے مفتی مولوی اسرار سے گہرے تعلقات ہیں اور میں نے اسے چائینز پسٹل اور دو میگزین بھی دئے ہوئے ہیں۔ اس نے پولیس کو بتایا کہ مولوی اسرار بنیادی طور سے جنپد سہارنپور کے قصبے سرساوا کے نزدیک علی پورا کا رہنے والا ہے۔

دلی پولیس کے انٹر سٹیٹ کرائم سیل کے انچارج راکیش دیکشت کی قیادت میں ایک ٹیم کل سہارنپور پہنچی اور اعلیٰ پولیس کے ارکان سے اسرار کی گرفتاری کیلئے مدد مانگی۔ ایس ایس پی آلوک شرما نے تیز طرار تھانہ انچارج کتب شیر سنیل تیاگی کو دلی پولیس کے ساتھ اسرار کو گرفتار کرنے کیلئے لگایا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اس سے پہلے بھی دلی پولیس اسرار کی گرفتاری کو کوشش اپنے طریقے سے کر چکی ہے لیکن اسے کامیابی نہیں ملی تھی۔

تھانہ انچارج سنیل تیاگی نے خفیہ طریقے سے جال پھیلا کر ڈرامائی انداز میں مولوی اسرار کو کل اس وقت اسکے گاؤں علی پورا سرساوا سے گرفتار کر لیا جب وہ اپنے گنے کے کھیت کے چاروں طرف پاپولر کے درخت لگوا رہا تھا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مفتی اسرار مدرسے سے کل چھٹی پر تھا۔ پولیس نے فوراً ہی اسرار کی نشاندہی پر مدرسے کے ایک کمرے میں اسکی الماری سے ایک 30 ایم ایم چائینز پسٹل اور 14 کارتوس میگزین برآمد کر لئے۔

حالانکہ تھانہ منڈی میں تھانہ انچارج سنیل تیاگی کی طرف سے مولوی اسرار ولد ضیاء الحق ساکن علی پورا تھانہ سرساوا کے خلاف 25 آرمس ایکٹ اور ملک سے غداری کے جرم میں زیر دفعات 121/121A/ 121B مقدمہ دائر کرا دیا گیا۔ لیکن ذرائع کا کہنا ہے کہ مولوی اسرار نے جو سنسنی خیز نکات پولیس کے سامنے رکھے انسے یہ راز کھلتا ہے کہ پاکستان میں کشمیر کو لے کر دوسری دہشت گرد تنظیموں کیطرح ہی کام کر رہا 'حرکت الجہاد الاسلامی' کی بنیاد جس دہشت گرد نے رکھی وہ بھی سہارنپور جنپد کے قصبے کا رہنے والا بتایا گیا ہے جسکا نام کفایت اللہ ہے۔

ذرائع کا کہنا ہے کہ مولوی اسرار کفایت اللہ کا بچپن کا ساتھی ہے۔ ان دونوں نے اکٹھے ہی مدرسہ مظاہر العلوم میں اردو تعلیم حاصل کی لیکن تقریباً 9 سال پہلے کفایت اللہ خاندان سمیت ہندوستان چھوڑ کر پاکستان جا بسا ہے۔ اور تبھی اس نے اس دہشت گرد تنظیم کی بنیاد رکھی تھی۔

ذرائع کا یہاں تک کہنا ہے کہ مولوی اسرار کو کفایت اللہ نے 1997ء میں پاکستان بلایا تھا اور دہشت گرد کیمپ میں ٹریننگ دی تھی۔ بتاتے ہیں اس وقت سے آج تک مولوی اسرار اس تنظیم کا سرگرم کارکن بن گیا تھا۔ اسی بیچ بتاتے ہیں کہ مولوی اسرار نے اسی تنظیم کے سرگرم کارکن مشہور دہشت گرد دلشاد کو بھی سہارنپور میں ایک مہینہ اپنے یہاں پناہ دی تھی۔

یہی نہیں بتایا تو یہ بھی جاتا ہے کہ مولوی اسرار نے اس عرصہ میں ہندوستان سے کئی نوجوانوں کو دہشت گردی کی ٹریننگ لینے پاکستان بھیجا اور دوسرے دہشت گرد بھی اسی کے یہاں پناہ لیتے رہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اسی بیچ ہر سال مولوی اسرار پاکستان جاتا رہا اور ٹیلی فون پر آئے دن اس کی بات چیت کفایت اللہ سے ہوتی رہتی ہے۔

(دینک جاگرن سہارنپور 18 فروری 2002ء)